ISSN: 2410-9843

مسلسل اشاعت کے 22 سال

www.muqaami.pk

MONTHLY Muqaami Hakoomat LAHORE

چیف ایڈیٹر
ڈاکٹر بلال ظفر

مینیجنگ ایڈیٹر
نعیم ثاقب

ماہنامہ
مقامی حکومت
لاہور

271 | جلد نمبر 23 | شمارہ نمبر 07 | اپریل 2026ء

پنجاب کسان کارڈ

کسان دوست ڈیجیٹل اصلاحات اور وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف کا زرعی ویژن

نعیم ثاقب

پنجاب کی معیشت کا بڑا انحصار زرعی شعبے پر ہے اور حالیہ برسوں میں صوبائی حکومت کی پالیسیوں کا مرکزی محور کسانوں کو براہِ راست، شفاف اور ڈیجیٹل طریقے سے مالی و تکنیکی سہولتوں کی فراہمی رہا ہے۔ اسی تناظر میں پنجاب کسان کارڈ کو وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف کے زرعی ایجنڈے کا ایک فلیگ شپ اور اسٹریٹجک اصلاحاتی اقدام قرار دیا جاتا ہے۔ یہ کارڈ ایک روایتی سبسڈی اسکیم کے بجائے ایک مکمل ڈیجیٹل ایگریکلچر ڈلیوری سسٹم ہے، جس کا مقصد کسانوں کو کاغذی نظام، بیوروکریٹک تاخیر اور غیر شفاف تقسیم سے نکال کر ایک مربوط اور ٹریس ایبل ڈیٹا بیس کے تحت لانا ہے۔ اس نظام کے ذریعے کسان کی شناخت، زمین اور زرعی ضروریات کو ایک مرکزی ڈیجیٹل فریم ورک میں یکجا کیا گیا ہے، جہاں کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ کی بائیومیٹرک تصدیق اور پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کے ذریعے زمین کی توثیق بنیادی ستون کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس کے تحت کسانوں کو بلا سود یا مکمل سبسڈی شدہ زرعی قرضے فراہم کیے جاتے ہیں جبکہ کھاد، بیج اور زرعی ادویات جیسی بنیادی اشیاء تک براہِ راست اور شفاف رسائی ممکن بنائی جاتی ہے۔ اسی طرح سبسڈی کی ترسیل میں شفافیت اور ایک مرکزی ڈیٹا بیس کے ذریعے زرعی پالیسی سازی کو زیادہ ہدف شدہ اور مؤثر بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ بینک آف پنجاب اور سرکاری دستاویزات کے مطابق اس اسکیم میں زرعی قرضے 0 فیصد یا مکمل سبسڈی شدہ شرح منافع پر فراہم کیے جاتے ہیں، جس کا مالی بوجھ حکومت پنجاب خود برداشت کرتی ہے تاکہ کسانوں کو مالی دباؤ کے بغیر زرعی سرگرمیوں میں سہولت حاصل ہو سکے۔ پنجاب کسان کارڈ کو ایک کثیر المقاصد زرعی معاونتی ٹول کے طور پر ڈیزائن کیا گیا ہے، جس کا مقصد کسانوں کو مالی اور تکنیکی سہولیات ایک مربوط نظام کے تحت فراہم کرنا ہے۔ اس کی اہم خصوصیات میں بلا سود زرعی کریڈٹ شامل ہے، جس کے تحت کسانوں کو کھاد، بیج اور دیگر زرعی ضروریات کے لیے مالی معاونت دی جاتی ہے جبکہ اس پر عائد مارک اپ حکومت پنجاب برداشت کرتی ہے۔ اسی طرح ان پٹ سبسڈی سسٹم کے ذریعے زرعی اشیاء کی خریداری پر براہِ راست رعایت اور سہولت فراہم کی جاتی ہے تاکہ کسان کو مارکیٹ کے اتار چڑھاؤ کے دباؤ سے محفوظ رکھا جا سکے۔ مزید برآں اس نظام میں ایک مرکزی ڈیجیٹل ڈیٹا بیس قائم کیا گیا ہے جس میں کسانوں کی زمین، فصلوں، آبپاشی اور دیگر زرعی معلومات محفوظ کی جاتی ہیں، جبکہ شفاف اور ہدفی امداد کے اصول کے تحت سبسڈی صرف حقیقی اور اہل کسانوں تک پہنچائی جاتی ہے، جس سے بدعنوانی اور وسائل کے غیر ضروری اخراج کے امکانات میں نمایاں کمی آتی ہے۔ کسان کارڈ کے حصول کے لیے حکومت نے واضح اہلیت اور شرائط مقرر کی ہیں جن کے تحت صرف وہی افراد اس اسکیم سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں جو پنجاب کے رہائشی اور فعال کسان ہوں، ان کے پاس زمین کی ملکیت یا مستند لیز کا ریکارڈ موجود ہو، ان کی مجموعی زمین تقریباً 12.5 ایکڑ تک ہو، ان کا موبائل نمبر CNIC کے ساتھ رجسٹرڈ ہو اور زمین کی تصدیق پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کے ذریعے مکمل کی گئی ہو۔ یہ تمام شرائط اس مقصد کے تحت وضع کی گئی ہیں کہ مالی معاونت صرف حقیقی اور مستحق کسانوں تک شفاف طریقے سے پہنچ سکے۔

> کسان کارڈ جیسے اقدامات سے زرعی سبسڈی کے نظام میں شفافیت میں نمایاں بہتری آسکتی ہے

کسان کارڈ کے حصول کا طریقہ مکمل طور پر ڈیجیٹل اور مرحلہ وار ہے، جس میں سب سے پہلے CNIC کو مخصوص ایس ایم ایس کوڈ (عموماً 8070) پر بھیج کر اہلیت چیک کی جاتی ہے، اس کے بعد PLRA کے ذریعے زمین کے ریکارڈ کی تصدیق کی جاتی ہے، پھر CNIC سے منسلک موبائل نمبر استعمال کیا جاتا ہے، بعد ازاں بینک آف پنجاب یا نامزد مراکز پر بائیومیٹرک ویریفکیشن مکمل کی جاتی ہے اور تمام مراحل مکمل ہونے کے بعد اکاؤنٹ یا ڈیجیٹل والٹ ایکٹیویٹ کر کے کسان کارڈ جاری کر دیا جاتا ہے۔ قانونی حیثیت کے اعتبار سے پنجاب کسان کارڈ ایک سرکاری اور قانونی زرعی پروگرام ہے تاہم اس کی قانونی حیثیت اس بات سے مشروط ہے کہ درخواست گزار حقیقی کسان ہو، زمین کا ریکارڈ درست اور تصدیق شدہ ہو اور CNIC و بائیومیٹرک ویریفکیشن مکمل کی گئی ہو۔ کسی بھی جعلی رجسٹریشن یا غلط معلومات کی بنیاد پر حاصل کردہ فوائد غیر قانونی تصور کیے جاتے ہیں اور اس پر قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جا سکتی ہے۔ زرعی معیشت پر اس نظام کے ممکنہ اثرات کے حوالے سے ماہرین کا کہنا ہے کہ کسان کارڈ جیسے اقدامات سے زرعی سبسڈی کے نظام میں شفافیت میں نمایاں بہتری آ سکتی ہے، کیونکہ مالی معاونت اور وسائل کی تقسیم ایک منظم اور ڈیجیٹل نظام کے تحت ممکن ہو گی۔ اسی طرح اس سے چھوٹے کسانوں کی مالی رسائی میں بھی اضافہ متوقع ہے، جو روایتی طور پر بینکنگ اور سرکاری سہولیات تک محدود رسائی رکھتے ہیں۔ مزید یہ کہ اس اقدام کے نتیجے میں ریاستی سطح پر ایک مضبوط اور مربوط زرعی ڈیٹا بیس تشکیل پائے گا، جو پالیسی سازی اور منصوبہ بندی میں معاون ثابت ہو سکتا ہے۔ تاہم اس پورے نظام کی کامیابی کا انحصار اس امر پر ہے کہ زمینی سطح پر اس پر عملدرآمد کس حد تک مؤثر، شفاف اور غیر جانبدار انداز میں کیا جاتا ہے۔ پنجاب کسان کارڈ محض ایک اسکیم نہیں بلکہ ایک ڈیجیٹل ایگریکلچر ٹرانسفارمیشن ماڈل ہے۔ وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف کے زرعی وژن کے تحت یہ اقدام کسانوں کو براہِ راست ریاستی معاونت کے نظام سے جوڑنے کی کوشش ہے۔ اگر اس نظام کو شفافیت، مسلسل مانیٹرنگ اور ادارہ جاتی مضبوطی کے ساتھ چلایا جائے تو یہ پنجاب میں زرعی گورننس کے ایک نئے دور کا آغاز ثابت ہو سکتا ہے جہاں کسان صرف فائدہ اٹھانے والا نہیں بلکہ ڈیٹا پر مبنی پالیسی کا مرکزی حصہ ہو گا۔

کراچی ریڈ لائن

تعمیر میں تاخیر، تعطل اور انتظامی ناکامی کے بعد بی آر ٹی پراجیکٹ ایف ڈبلیو او کے حوالے

شہریوں کے لیے مسلسل مشکلات کے علاوہ یہ منصوبہ سندھ حکومت کی انتظامی ناکامی کا منہ بولتا ثبوت بن چکا تھا۔

شہریار جنجوعہ

کراچی میں پبلک ٹرانسپورٹ کی بہتری کے لیے شروع کیا جانے والا بی آر ٹی ریڈ لائن منصوبہ آج اپنی تکمیل کے بجائے تاخیر، تعطل اور انتظامی بحران کی ایک مثال بنتا جا رہا ہے۔ موسمیات سے حسن اسکوائر تک کے اہم حصے کو کنٹریکٹر کی برطرفی کے بعد فرنٹیئر ورکس آرگنائزیشن (FWO) کے حوالے کیے جانے کا فیصلہ اس حقیقت کو مزید نمایاں کرتا ہے کہ سندھ حکومت اب تک اس بڑے شہری انفراسٹرکچر منصوبے کو مؤثر انداز میں مکمل کرنے میں مسلسل مشکلات کا شکار رہی ہے۔ حالیہ پیش رفت میں منصوبے کے لاٹ 2 (موسمیات تا نمائش/حسن اسکوائر) کے ٹھیکیدار کو کارکردگی میں مسلسل ناکامی، تاخیر اور غیر تسلی بخش پیش رفت کے باعث کام سے ہٹا دیا گیا، جبکہ اس کا سائٹ آفس بھی سیل کر دیا گیا۔ اس کے بعد اس اہم حصے کو ایف ڈبلیو او کے حوالے کیا گیا، جس نے فوری طور پر مشینری اور عملہ تعینات کر کے کام دوبارہ شروع کر دیا۔ ابتدائی مرحلے میں ایف ڈبلیو او نے تعمیراتی کام کے ساتھ ساتھ اس پورے کوریڈور پر متبادل ٹریفک روٹس کی بحالی اور مرمت کا کام شروع کیا ہے، کیونکہ گزشتہ کئی سالوں سے یہ سڑکیں شہریوں کے لیے مستقل اذیت اور ٹریفک جام کا باعث بنی ہوئی تھیں۔ منصوبے کے اطراف میں آگاہی بینرز بھی نصب کیے گئے ہیں جن میں عوام سے عارضی مشکلات پر معذرت کی گئی ہے۔ ریڈ لائن بی آر ٹی منصوبہ 2017 میں اس وعدے کے ساتھ شروع کیا گیا تھا کہ یہ کراچی کے مصروف ترین روٹ ملیر ہالٹ سے نمائش کو جدید، تیز اور منظم پبلک ٹرانسپورٹ سسٹم فراہم کرے گا۔ ابتدائی لاگت تقریباً 79 ارب روپے تھی، جو اب بڑھ کر 103 ارب روپے تک پہنچ چکی ہے۔ تاہم منصوبے کا عملی آغاز 2022 میں ہوا اور اس کی تکمیل پہلے 2023، پھر 2024 اور اب 2026 تک مؤخر کی جا چکی ہے۔ ہر نئی ڈیڈ لائن کے باوجود زمینی حقیقت یہی ہے کہ منصوبہ مکمل ہونے کے بجائے بار بار تعطل کا شکار ہوتا رہا ہے۔ اس منصوبے کی بار بار ناکامی نے سندھ حکومت کی بڑے انفراسٹرکچر منصوبوں کو مینج کرنے کی صلاحیت پر سنجیدہ سوالات اٹھا دیے ہیں۔ ناقدین کے مطابق مسئلہ صرف ایک کنٹریکٹر کی ناکامی نہیں بلکہ پورے گورننس ماڈل، پروکیورمنٹ سسٹم اور پروجیکٹ مینجمنٹ ڈھانچے میں بنیادی کمزوریاں ہیں۔ منصوبے کے دوران بار بار ٹھیکیداروں کی تبدیلی، عدالتی تنازعات، فنڈنگ کے مسائل اور ادارہ جاتی ہم آہنگی کی کمی نے اس اہم شہری منصوبے کو مسلسل غیر یقینی صورتحال میں رکھا۔ بعض مراحل پر تو کام مکمل طور پر بند بھی رہا جس سے شہریوں کو شدید ٹریفک مسائل اور معاشی نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔ ایف ڈبلیو او کو اس منصوبے میں شامل کرنا بظاہر ایک بحالی اقدام کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ تاہم سوال یہ ہے کہ کیا یہ محض ایک عارضی انتظام ہے یا واقعی یہ ایک مؤثر ادارہ جاتی حل ہے۔ ابتدائی رپورٹس کے مطابق ایف ڈبلیو او نے کام شروع کرتے ہی فعال مشینری اور افرادی قوت تعینات کر دی ہے اور متاثرہ سڑکوں کی بحالی پر توجہ دی جا رہی ہے لیکن ماہرین کا کہنا ہے کہ صرف ایک ادارے کی تبدیلی سے وہ بنیادی مسائل حل نہیں ہوں گے جنہوں نے اس منصوبے کو گزشتہ کئی سالوں سے مفلوج کر رکھا ہے۔ یونیورسٹی روڈ اور اس کے اطراف کے علاقے گزشتہ کئی سالوں سے تعمیراتی سرگرمیوں کے باعث شدید متاثر ہیں۔ روزانہ ہزاروں شہری ٹریفک جام، سڑکوں کی خرابی اور متبادل راستوں کی عدم دستیابی جیسے مسائل کا سامنا کر رہے ہیں۔ شہریوں کے لیے یہ منصوبہ ترقی کی علامت کے بجائے ایک مستقل آزمائش بن چکا ہے۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ ہر بار کام کے دوبارہ آغاز پر امیدیں پیدا ہوتی ہیں مگر چند ماہ بعد ہی صورتحال دوبارہ تعطل کا شکار ہو جاتی ہے۔ ریڈ لائن بی آر ٹی منصوبہ اب صرف ایک ٹرانسپورٹ پروجیکٹ نہیں رہا بلکہ یہ اس سوال کی علامت بن چکا ہے کہ کیا پاکستان کے بڑے شہروں میں اربوں روپے کے منصوبے مؤثر طریقے سے چلائے جا سکتے ہیں یا نہیں۔ ایف ڈبلیو او کے ذریعے حالیہ مداخلت ایک نئی کوشش ضرور ہے مگر اصل امتحان یہ ہے کہ آیا یہ منصوبہ واقعی مقررہ وقت میں مکمل ہوتا ہے یا ایک اور تاخیر کی داستان میں شامل ہو جاتا ہے۔ اس وقت حقیقت یہی ہے کہ ریڈ لائن کراچی کے لیے ایک خواب سے زیادہ ایک انتظامی چیلنج بن چکا ہے اور اس چیلنج کا حل صرف کنٹریکٹر کی تبدیلی نہیں بلکہ پورے گورننس اور پروجیکٹ مینجمنٹ سسٹم کی اصلاح ہے۔

> ایف ڈبلیو او نے کام شروع کرتے ہی فعال مشینری اور افرادی قوت تعینات کر دی ہے۔

مقامی حکومت (لاہور)

ریذیڈنٹ ایڈیٹر (کراچی)
شہریار جنجوعہ

ریذیڈنٹ ایڈیٹر (لاہور)
محمد یاسین ظفر

برائے رابطہ:
واٹس ایپ: 0300-8400373
ای میل: muqaami@hotmail.com
پوسٹ بکس 5191 ، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔54700

قیمت فی شمارہ: 50 روپے   زرِ سالانہ: 1000 روپے

ایڈیٹر و پبلشر محمد بلال ظفر نے کے وائی پرنٹرز سے چھپوا کر ماڈل ٹاون لاہور سے شائع کیا۔

غیر مرکزی تعاون—شہر سے شہر جڑتی ہوئی دنیا

اداریہ

آج کی دنیا میں طاقت کا مرکز صرف ریاستیں نہیں رہیں بلکہ شہر، بلدیات اور مقامی حکومتیں بھی عالمی ترقی اور پالیسی سازی میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ موسمیاتی تبدیلی، ہجرت، صحت عامہ، شہری انفراسٹرکچر اور ڈیجیٹل گورننس جیسے چیلنجز ایسے ہیں جو سرحدوں کے اندر محدود نہیں رہتے۔ ان کا حل بھی اب روایتی سفارتی سطح سے آگے بڑھ کر "غیر مرکزی تعاون" یعنی Decentralized Cooperation کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ غیر مرکزی تعاون سے مراد وہ براہِ راست روابط اور شراکت داری ہے جو ایک ملک کی مقامی حکومتیں دوسرے ملک کے شہروں، بلدیاتی اداروں اور علاقائی انتظامیہ کے ساتھ قائم کرتی ہیں۔ یہ ماڈل اس بنیادی سوچ پر کھڑا ہے کہ ترقی کا اصل سفر مرکز سے نہیں بلکہ نچلی سطح سے شروع ہوتا ہے یعنی وہاں سے جہاں شہری روزمرہ زندگی کے مسائل سے براہِ راست متاثر ہوتے ہیں۔ یورپ میں کونسل آف یورپین میونسپلٹیز اینڈ ریجنز جیسے اداروں نے اس تصور کو عملی شکل دی ہے، جہاں شہر ایک دوسرے سے جڑ کر نہ صرف تجربات کا تبادلہ کرتے ہیں بلکہ پالیسی، ٹیکنالوجی اور انتظامی اصلاحات میں بھی ایک دوسرے سے سیکھتے ہیں۔ ٹاؤن ٹوِننگ، مشترکہ منصوبے، اور میونسپل نیٹ ورکس اس بات کی مثال ہیں کہ کس طرح مقامی حکومتیں ایک "خاموش سفارت کاری" کے ذریعے عالمی سطح پر اثر ڈال سکتی ہیں۔ اس ماڈل کی سب سے بڑی طاقت نیٹ ورکنگ ہے۔ جب ایک شہر پانی کے انتظام، سالڈ ویسٹ، پبلک ٹرانسپورٹ یا شہری منصوبہ بندی میں کامیاب تجربہ رکھتا ہے تو وہ اسے دوسرے شہر کے ساتھ شیئر کر سکتا ہے۔ اس طرح غلطیوں کے دہرانے کے بجائے تجربات کی منتقلی ہوتی ہے، اور ترقی کا سفر تیز ہو جاتا ہے۔ یہ تعاون صرف معلومات تک محدود نہیں رہتا بلکہ مشترکہ منصوبوں، تکنیکی معاونت، اور ادارہ جاتی اصلاحات تک پھیل جاتا ہے۔ پاکستان جیسے ممالک کے لیے غیر مرکزی تعاون مزید اہمیت رکھتا ہے، جہاں شہری آبادی تیزی سے بڑھ رہی ہے اور بلدیاتی ادارے اکثر وسائل اور اختیارات کی کمی کا شکار ہیں۔ اگر ہمارے شہر عالمی نیٹ ورکس سے جڑ جائیں تو کراچی، لاہور، فیصل آباد یا پشاور جیسے شہر براہِ راست ان شہروں کے تجربات سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو پہلے ہی اس طرح کے مسائل حل کر چکے ہیں۔ یہ صرف ترقیاتی تعاون نہیں بلکہ ایک عملی "سیاسی سیکھنے کا عمل" بھی ہے۔ تاہم اس ماڈل کو مؤثر بنانے کے لیے ضروری ہے کہ مقامی حکومتیں محض انتظامی اکائیاں نہ رہیں بلکہ انہیں فیصلہ سازی کی حقیقی آزادی حاصل ہو۔ جب تک اختیارات، وسائل اور ادارہ جاتی خودمختاری نچلی سطح تک منتقل نہیں ہوتی، تب تک عالمی نیٹ ورکنگ کے فوائد محدود رہیں گے۔ غیر مرکزی تعاون دراصل ایک نئے طرزِ حکمرانی کی طرف اشارہ ہے، جہاں طاقت کا محور مرکز نہیں بلکہ شہر اور شہری بن جاتے ہیں۔ یہ ماڈل ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ ترقی صرف بڑے منصوبوں سے نہیں بلکہ چھوٹے اداروں کے باہمی تعاون سے بھی ممکن ہے۔ آنے والے وقتوں میں وہی شہر اور ممالک آگے بڑھیں گے جو بند دروازوں کے بجائے کھلے نیٹ ورکس پر یقین رکھتے ہیں، اور جو سمجھتے ہیں کہ ترقی کا راستہ تنہائی میں نہیں بلکہ اشتراک اور تعاون میں پوشیدہ ہے۔

غیر مرکزی تعاون—شہر سے شہر جڑتی ہوئی دنیا

ڈاکٹر بلال ظفر

پاکستان اس وقت سیاسی، انتظامی اور معاشی چیلنجز کے ایک پیچیدہ دور سے گزر رہا ہے۔ ایک طرف عوام بنیادی سہولیات کی عدم فراہمی، بدترین شہری انفراسٹرکچر، بے ہنگم آبادی، صحت و تعلیم کے بحران اور بدعنوانی جیسے مسائل سے دوچار ہیں، جبکہ دوسری جانب ملک میں نئے صوبوں کے قیام، اختیارات کی تقسیم اور وسائل کی منصفانہ تقسیم پر بحث زور پکڑتی جا رہی ہے۔ ایسے حالات میں ایک سوال انتہائی اہمیت اختیار کر چکا ہے کہ کیا محض نئے صوبے بنانے سے پاکستانی عوام کے مسائل حل ہو جائیں گے؟ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کے مسائل کا دیرپا حل صرف ایک مضبوط، بااختیار اور جمہوری مقامی حکومت کے نظام میں پوشیدہ ہے۔ ایسا نظام جو اختیارات، وسائل اور فیصلہ سازی کو عوام کی دہلیز تک منتقل کرے اور مقامی سطح پر ترقی، احتساب اور شراکت داری کو یقینی بنائے۔ پاکستان میں بدقسمتی سے مقامی حکومتوں کو ہمیشہ ایک عارضی یا کمزور انتظامی ڈھانچے کے طور پر دیکھا گیا۔ مختلف ادوار میں بلدیاتی انتخابات تو کروائے گئے مگر مقامی اداروں کو نہ مکمل مالی خودمختاری دی گئی اور نہ ہی انتظامی اختیارات۔ نتیجتاً شہری مسائل بڑھتے گئے اور صوبائی حکومتوں پر غیر ضروری بوجھ پڑتا رہا۔ کراچی جیسے میگا سٹی کی مثال ہمارے سامنے ہے جہاں پانی، ٹرانسپورٹ، کچرا، سیوریج، تجاوزات اور شہری منصوبہ بندی جیسے معاملات مختلف اداروں میں تقسیم ہیں، مگر جوابدہی کہیں نظر نہیں آتی۔ حالیہ برسوں میں پاکستان کے سیاسی اور سماجی حلقوں میں "مزید صوبے" بنانے کی بحث دوبارہ تیز ہوئی ہے۔ جنوبی پنجاب، ہزارہ، کراچی یا دیگر انتظامی یونٹس کے مطالبات اس احساس کی عکاسی کرتے ہیں کہ عوام خود کو اقتدار اور وسائل سے دور محسوس کرتے ہیں۔ مگر دنیا کے کامیاب ممالک کا تجربہ یہ بتاتا ہے کہ صرف نئے صوبے یا انتظامی یونٹس بنانے سے مسائل حل نہیں ہوتے، بلکہ اصل کامیابی اس وقت آتی ہے جب اختیارات نچلی سطح تک منتقل کیے جائیں۔ یورپ، خصوصاً جرمنی، ناروے، سویڈن اور نیدرلینڈز جیسے ممالک میں مقامی حکومتیں شہری زندگی کے تقریباً تمام اہم معاملات سنبھالتی ہیں۔ وہاں میئرز، کونسلز اور مقامی ادارے تعلیم، ٹرانسپورٹ، ماحولیات، شہری منصوبہ بندی اور سماجی خدمات میں مرکزی کردار ادا کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عوامی خدمات زیادہ مؤثر، شفاف اور عوام دوست ہوتی ہیں۔ پاکستان کے آئین کا آرٹیکل A-140 بھی صوبوں کو پابند کرتا ہے کہ وہ سیاسی، انتظامی اور مالی اختیارات مقامی حکومتوں کو منتقل کریں۔ مگر افسوس کہ اس آئینی تقاضے پر مکمل عملدرآمد آج تک نہ ہو سکا۔ سندھ، پنجاب، خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں بلدیاتی ادارے اکثر صوبائی حکومتوں کے ماتحت یا انحصار کا شکار رہتے ہیں۔ شہری ادارے صوبائی بیوروکریسی کے زیرِ اثر ہونے کی وجہ سے عوامی مسائل کا فوری حل ممکن نہیں رہتا۔ حال ہی میں کراچی میں "بااختیار عوام" پلیٹ فارم کے تحت منعقدہ کثیر الجماعتی سیمینار میں مختلف سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں نے اس بات پر زور دیا کہ پاکستان میں جمہوریت کی مضبوطی اور بہتر سروس ڈیلیوری کیلئے مقامی حکومتوں کو آئینی، انتظامی اور مالی خودمختاری دینا ناگزیر ہے۔ سابق وفاقی وزیر اسد عمر، ڈاکٹر فاروق ستار، فردوس شمیم نقوی، جماعت اسلامی اور دیگر رہنماؤں نے واضح کیا کہ عوامی مسائل کا حل صرف گراس روٹ سطح پر اختیارات کی منتقلی میں ہے۔ درحقیقت، ایک مضبوط بلدیاتی نظام نہ صرف ترقیاتی عمل کو تیز کرتا ہے بلکہ قومی یکجہتی کو بھی فروغ دیتا ہے۔ جب مقامی سطح پر عوام کو فیصلہ سازی میں شریک کیا جاتا ہے تو احساسِ محرومی کم ہوتا ہے، سیاسی تنازعات میں کمی آتی ہے اور وفاق مضبوط ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر میں "لوکل گورننس" کو جمہوریت کی بنیاد سمجھا جاتا ہے۔ پاکستان جیسے متنوع ملک میں، جہاں زبان، ثقافت، آبادی اور جغرافیہ مختلف ہیں، ایک بااختیار مقامی حکومت کا نظام ہی حقیقی معنوں میں شراکتی جمہوریت کو فروغ دے سکتا ہے۔ اگر ہر شہر، تحصیل، ٹاؤن اور یونین کونسل کو مقامی ترقی، تعلیم، صحت، صفائی، پانی اور شہری منصوبہ بندی کے اختیارات حاصل ہوں تو نہ صرف عوامی مسائل مقامی سطح پر حل ہوں گے بلکہ صوبائی اور وفاقی حکومتیں بھی پالیسی سازی اور بڑے قومی معاملات پر توجہ دے سکیں گی۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان میں بلدیاتی نظام کو محض سیاسی نعرے یا وقتی انتظامی ڈھانچے کے بجائے ریاستی پالیسی کا مستقل حصہ بنایا جائے۔ مقامی حکومتوں کو آئینی تحفظ، باقاعدہ مالی وسائل، مقامی ٹیکسنگ کے اختیارات اور آزادانہ انتظامی ڈھانچہ فراہم کیا جائے۔ کیونکہ حقیقت یہی ہے کہ ایک مربوط، جمہوری اور بااختیار مقامی حکومت کا نظام ہی پاکستان میں مؤثر عوامی خدمات، متوازن ترقی، مضبوط جمہوریت اور قومی استحکام کی حقیقی ضمانت بن سکتا ہے۔

فہرست

1 پنجاب کسان کارڈ/ کراچی ریڈ لائن
2 ایڈیٹوریل
3 کونسل آف یورپین میونسپلٹیز اینڈ ریجنز
4 کراچی میں مربوط بلدیاتی نظام کے لیے آئینی تحفظ ناگزیر قرار
5 پنجاب کے دیہات کو مثالی گاؤں میں بدلنے کی منظوری
6 چشتیاں میں سیوریج نظام کی ناکامی
7 ملیر ندی میں کچرا پھینکنے اور جلانے پر مکمل پابندی کا حکم
8 پنجاب کے مزید 10 اضلاع میں الیکٹرک بسیں چلانے کی منظوری
9 شجرکاری ماحولیاتی آلودگی کے خاتمہ کے لیے نہایت اہم ہے
10 خیبر پختونخوا میں مزید سرکاری ہسپتال نجی اداروں کے حوالے
11 پنجاب میں جرائم کی شرح میں اضافہ
12 پشاور میں قائداعظم پولیس میڈل اور صدارتی پولیس میڈل کی پُر وقار تقریب

پنجاب میں سرکاری ٹرانسپورٹ و ٹرین میں مفت سفر، کاشتکاروں اور شہریوں کو ڈیزل و پٹرول پر فی لیٹر 100 روپے کی سبسڈی

لاہور وزیراعظم محمد شہباز شریف کے قومی بچت اور کفایت شعاری کے جامع پروگرام پر پنجاب میں کا آغاز کر دیا گیا ہے-وزیراعلی مریم نواز شریف نے تاریخی عالمی بحران میں پنجاب کے عوام کے لیے بہت بڑے ریلیف پیکج کا اعلان کیا ہے- وزیراعلی مریم نواز شریف نے پنجاب کے تمام شہروں کے اندر چلنے والی پبلک ٹرانسپورٹ فری کرنے کا بڑا اعلان کیا ہے-اورنج لائن ٹرین، میٹرو بس سروس، سپیڈو بس اور گرین الیکٹرو بس میں سفر کے دوران شہریوں کو ٹکٹ نہیں خریدنا پڑے گا-وزیراعلی مریم نواز شریف نے زراعت، خوراک اور کسان کے تحفظ کے لئے نقد رقم دینے کا فیصلہ کیا ہے-وزیراعلی مریم نواز شریف نے کاشتکاروں کو فی ایکڑ فی لیٹر ڈیزل پر 100 روپے سبسڈی کا اعلان کیا ہے-موٹر سائیکل سواروں کو سبسڈی دینے کا فیصلہ کیا ہے، ہر رجسٹرڈ بائیک والے شہری کو 20 لیٹر پر 100 روپے فی لیٹر سبسڈی ملے گی ہر رجسٹرڈ موٹر سائیکل سوار کو ماہانہ 2000 روپے سبسڈی ملے گی-وزیراعلی مریم نواز شریف نے عالمی بحران کے باوجود ایک ماہ تک پاکستان میں پیٹرولیم مصنوعات کی سپلائی اور نرخ برقرار رکھنے پر وزیراعظم محمد شہباز شریف کو خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ ایک ماہ میں اربوں روپے کا ریلیف دے کر وزیراعظم پاکستان محمد شہباز شریف نے عوام کو مشکلات سے بچانے کی بھرپور اور مخلصانہ کوشش کی-وزیراعظم پاکستان محمد شہباز شریف نے بدترین معاشی صورتحال میں عوام کو ریلیف دیا ہے-مشکل حالات میں عوام کو تنہا نہیں چھوڑیں گے-وزیر اعلی مریم نواز شریف نے عوام سے اپیل کی کہ ان غیر معمولی حالات میں شہری ذاتی سواری کے بجائے پبلک ٹرانسپورٹ استعمال کریں-وزیراعلی مریم نواز شریف نے بتایا کہ جنگ کے نتیجے میں پوری دنیا شدید عالمی معاشی بحران کا شکار ہے- پاکستان درآمدی تیل پر انحصار کی وجہ سے جنگ کے اثرات سے زیادہ متاثر ہو رہا ہے-وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے عزم کا اعادہ کیا کہ وعدہ ہے حالات کی بہتری کے ساتھ ہی عوام کو معاشی بوجھ سے نجات دلائیں گے

کونسل آف یورپین میونسپلٹیز اینڈ ریجنز

یورپ میں مقامی جمہوریت، خودمختاری اور بلدیاتی تعاون کا سب سے بڑا پلیٹ فارم

ڈاکٹر بلال ظفر

دنیا بھر میں مضبوط جمہوریت کی بنیاد مقامی حکومتوں کو تصور کیا جاتا ہے۔ یورپ میں اگر کسی ادارے نے بلدیاتی جمہوریت، مقامی خودمختاری، شہری شمولیت اور بین الریاستی بلدیاتی تعاون کو مضبوط بنانے میں سب سے نمایاں کردار ادا کیا ہے تو وہ کونسل آف یورپین میونسپلٹیز اینڈ ریجنز ہے۔ یہ ادارہ نہ صرف یورپ کی قدیم ترین بلدیاتی تنظیموں میں شمار ہوتا ہے بلکہ اسے یورپ میں مقامی جمہوریت کا سب سے بڑا سیاسی پلیٹ فارم بھی کہا جاتا ہے۔ آج CEMR یورپ کے لاکھوں شہریوں کی نمائندگی کرنے والی ہزاروں بلدیاتی و علاقائی حکومتوں کی آواز بن چکا ہے۔

CEMR کا قیام ایک ایسے وقت میں عمل میں آیا جب یورپ دوسری جنگ عظیم کی تباہ کاریوں سے نکلنے کی کوشش کر رہا تھا۔ جنگ نے نہ صرف ممالک بلکہ شہروں، مقامی معیشتوں اور سماجی ڈھانچوں کو بھی تباہ کر دیا تھا۔ اسی پس منظر میں 28 جنوری 1951 کو سوئٹزرلینڈ کے شہر جنیوا میں سات یورپی ممالک کے 56 میئرز اور مقامی نمائندوں نے ایک ایسے پلیٹ فارم کی بنیاد رکھی جس کا مقصد جنگ کے بعد امن، جمہوریت اور بین الریاستی تعاون کو فروغ دینا تھا۔ ابتدائی طور پر اس ادارے کا نام Council of European Municipalities (CEM) رکھا گیا تاہم 1984 میں علاقائی حکومتوں کے بڑھتے کردار کو تسلیم کرتے ہوئے اس میں ''Regions'' کا اضافہ کیا گیا اور یہ CEMR بن گیا۔

CEMR کا بنیادی فلسفہ: اختیارات عوام کے قریب

CEMR کا بنیادی نظریہ ''Subsidiarity'' یعنی ''اختیارات کو عوام کے قریب ترین سطح پر منتقل کرنا'' ہے۔ اس فلسفے کے مطابق جو فیصلے مقامی سطح پر ہو سکتے ہوں، انہیں مرکزی یا صوبائی حکومتوں کے بجائے مقامی حکومتوں کے ذریعے کیا جانا چاہیے۔ یہی وجہ ہے کہ CEMR مقامی حکومتوں کو صرف انتظامی ادارے نہیں بلکہ جمہوریت کی بنیادی اکائی تصور کرتا ہے۔ ''مضبوط جمہوریت وہی ہوتی ہے جہاں فیصلے عوام کے قریب ترین سطح پر کیے جائیں۔''

یورپ کا سب سے بڑا بلدیاتی نیٹ ورک

آج CEMR یورپ کے 41 ممالک کی 60 قومی بلدیاتی تنظیموں پر مشتمل ایک وسیع نیٹ ورک ہے، جو ایک لاکھ سے زائد مقامی و علاقائی حکومتوں کی نمائندگی کرتا ہے۔

اس میں:

- میونسپلٹیز
- ٹاؤن کونسلز
- سٹی گورنمنٹس
- علاقائی حکومتیں
- صوبائی و ضلعی ادارے

سب شامل ہیں۔

یہ ادارہ عالمی تنظیم United Cities and Local Governments (UCLG) کا یورپی ونگ بھی ہے جو دنیا بھر کی مقامی حکومتوں کا سب سے بڑا عالمی پلیٹ فارم سمجھا جاتا ہے۔

تنظیمی ڈھانچہ

CEMR ایک جمہوری اور وفاقی طرز پر کام کرتا ہے۔ اس کے اہم ادارے درج ذیل ہیں:

سیاسی کمیٹی: یہ CEMR کا سب سے بڑا فیصلہ ساز فورم ہے جس میں تقریباً 170 منتخب میئرز، کونسلرز اور علاقائی نمائندے شامل ہوتے ہیں۔

ایگزیکٹو بیورو: یہ ادارہ پالیسی فیصلوں پر عملدرآمد کرتا ہے اور اس میں صدر، نائب صدر اور سیکریٹری جنرل شامل ہوتے ہیں۔

کانگریس: ہر چار سال بعد منعقد ہونے والی کانگریس یورپ بھر کے مقامی نمائندوں کا سب سے بڑا اجتماع ہوتی ہے۔

سیکریٹریٹ: CEMR کا مرکزی سیکریٹریٹ برسلز میں قائم ہے، جہاں مستقل عملہ مختلف پالیسی معاملات پر کام کرتا ہے۔

موجودہ قیادت

سی ایم ای آر کی موجودہ صدر ناروے سے تعلق رکھنے والی گن مارٹ ہیلگسین ہیں، جو ناروے کی مقامی و علاقائی حکومتوں کی تنظیم کی بھی سربراہ ہیں۔ جبکہ فیبرزیو روسی سن 2022 سے CEMR کے سیکریٹری جنرل کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں اور برسلز میں قائم ادارے کے سیکریٹریٹ اور یورپی سطح پر مقامی حکومتوں سے متعلق پالیسی امور کی نگرانی کر رہے ہیں۔

یورپ میں مقامی جمہوریت کی تعمیر میں تاریخی کردار

1. ٹاؤن ٹوئننگ پروگرام: دوسری جنگ عظیم کے بعد یورپ کے مختلف شہروں کے درمیان تعلقات بحال کرنے کیلئے CEMR نے ''Town Twinning'' پروگرام متعارف کروایا، جس کے تحت مختلف ممالک کے شہر آپس میں شراکت داری قائم کرتے ہیں۔ اس پروگرام نے یورپی اتحاد، ثقافتی ہم آہنگی اور امن کے فروغ میں تاریخی کردار ادا کیا۔

2. یورپی چارٹر آف لوکل سیلف گورنمنٹ: CEMR نے 1985 میں منظور ہونے والے یورپین چارٹر آف لوکل سیلف گورنمنٹ کی تشکیل میں کلیدی کردار ادا کیا۔ اس چارٹر کے تحت مقامی حکومتوں کی:

- سیاسی خودمختاری
- مالی آزادی
- انتظامی اختیارات

کو بنیادی جمہوری اصول تسلیم کیا گیا۔ آج یہ چارٹر یورپ میں بلدیاتی جمہوریت کی بنیاد سمجھا جاتا ہے۔

اہم معلومات ایک نظر میں

پہلو	تفصیل
قیام	28 جنوری 1951
مقام	جنیوا، سوئٹزرلینڈ
رکن ممالک	41
رکن تنظیمیں	60
نمائندگی	100,000 سے زائد مقامی حکومتیں
برسلز، بیلجیئم	ہیڈ کوارٹر
موجودہ صدر	Gunn Marit Helgesen
سیکریٹری جنرل	Fabrizio Rossi
عالمی وابستگی	UCLG کا یورپی ونگ
بنیادی نظریہ	مقامی خودمختاری اور Subsidiarity

3. **یورپی یونین میں مقامی حکومتوں کی نمائندگی:** CEMR نے یورپی یونین کے اندر مقامی حکومتوں کیلئے باضابطہ نمائندگی کے تصور کو بھی فروغ دیا، جس کے نتیجے میں یورپین کمیٹی آف دی ریجنز کا قیام عمل میں آیا۔ یہ ادارہ یورپی یونین کی قانون سازی میں مقامی حکومتوں کو مشاورتی کردار فراہم کرتا ہے۔

خواتین کی نمائندگی اور صنفی مساوات

2006 میں CEMR نے مردوں اور عورتوں کا مقامی زندگی میں برابری کا چارٹر (European Charter for Equality of Women and Men in Local Life) متعارف کروایا، جس پر یورپ بھر کی دو ہزار سے زائد مقامی حکومتیں دستخط کر چکی ہیں۔

اس چارٹر کا مقصد:

- خواتین کی سیاسی شرکت
- مقامی حکومتوں میں صنفی مساوات
- فیصلہ سازی میں خواتین کی نمائندگی کو فروغ دینا ہے۔

موجودہ دور میں CEMR کے اہم موضوعات

رہائشی بحران: یورپ میں بڑھتے ہاؤسنگ بحران کے تناظر میں CEMR نے 2025 میں ''Housing Task Force'' قائم کی، جو سستی رہائش، شہری منصوبہ بندی اور توانائی مؤثر گھروں پر کام کر رہی ہے۔

ڈیجیٹل جمہوریت اور غلط معلومات: CEMR نے جمہوری اداروں کے خلاف غلط معلومات اور نفرت انگیز مہمات کے تدارک کیلئے European Observatory for the Defense of Democracy at the Local Level (ODAL) شروع کیا۔ اس کا مقصد مقامی نمائندوں خصوصاً میئرز کے خلاف نفرت انگیز مہمات اور غلط معلومات کی نگرانی کرنا ہے۔

یوکرین کی بحالی: روس یوکرین جنگ کے بعد CEMR نے ''Bridges of Trust'' پروگرام کے ذریعے یورپی اور یوکرینی شہروں کے درمیان تعاون بڑھایا۔ یہ ادارہ یوکرین کی مقامی حکومتوں کی بحالی اور تعمیر نو میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

پاکستان کیلئے سبق

پاکستان جیسے ممالک جہاں بلدیاتی نظام اکثر سیاسی اور انتظامی کمزوریوں کا شکار رہتا ہے، وہاں CEMR ایک اہم ماڈل پیش کرتا ہے۔

یہ ادارہ واضح کرتا ہے کہ:

- مضبوط مقامی حکومتیں ہی مؤثر جمہوریت کی بنیاد ہوتی ہیں
- شہری مسائل کا حل مقامی سطح پر ممکن ہے
- مالی اور انتظامی اختیارات کے بغیر بلدیاتی ادارے مؤثر نہیں ہو سکتے
- مقامی حکومتوں کو آئینی تحفظ دینا ضروری ہے

2026 میں CEMR اپنے قیام کے 75 سال مکمل کر رہا ہے۔ سات دہائیوں سے زائد عرصے میں یہ ادارہ یورپ میں مقامی جمہوریت، بین الریاستی تعاون، شہری شمولیت اور بلدیاتی خودمختاری کی مضبوط علامت بن چکا ہے۔ آج جب دنیا بھر میں جمہوریت، شہری خدمات اور مقامی خودمختاری پر نئی بحث جاری ہے، CEMR اس حقیقت کی یاد دہانی کراتا ہے کہ مضبوط قومیں دراصل مضبوط شہروں اور با اختیار مقامی حکومتوں سے بنتی ہیں۔

Gunn Marit Helgesen
President, CEMR

Fabrizio Rossi
Secretary General, CEMR

کراچی میں مربوط بلدیاتی نظام کے لیے آئینی تحفظ ناگزیر قرار

کراچی

کراچی میں منعقدہ ایک اہم مکالمے میں ماہرین، سیاستدانوں اور سماجی رہنماؤں نے شہر کے بڑھتے ہوئے شہری مسائل کے حل کے لیے ایک مضبوط، مربوط اور آئینی تحفظ یافتہ بلدیاتی نظام کی ضرورت پر زور دیا۔ "بول کراچی بول، ٹوٹی سڑکیں، ٹوٹا نظام" کے عنوان سے ہونے والے اس اجلاس میں مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی اور شہری گورننس کے موجودہ ڈھانچے پر سنجیدہ سوالات اٹھائے۔ معروف ماہر معاشیات ڈاکٹر قیصر بنگالی نے کہا کہ کسی بھی شہر کی حقیقی شناخت چار بنیادی سہولیات سے ہوتی ہے جن میں چوبیس گھنٹے پانی کی فراہمی، نکاسیٔ آب کا مؤثر نظام، کچرے کی بروقت صفائی اور ایک فعال پبلک ٹرانسپورٹ شامل ہیں۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ کراچی عملاً ایک شہر نہیں بلکہ درجنوں حصوں میں بٹا ہوا ہے کیونکہ مؤثر ٹرانسپورٹ نہ ہونے کے باعث شہری ایک علاقے سے دوسرے علاقے تک آسانی سے سفر نہیں کر سکتے، جس سے معاشی سرگرمیاں بھی متاثر ہوتی ہیں۔ انہوں نے آئین میں موجود آرٹیکل 140-A کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس میں صرف بلدیاتی نظام کے قیام کا ذکر ہے مگر اس کی ساخت، اختیارات، ذمہ داریوں اور انتخابات کے طریقہ کار سے متعلق کوئی واضح رہنمائی موجود نہیں، جس کے باعث مقامی حکومتیں کمزور ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ایک مربوط بلدیاتی نظام کے لیے ضروری ہے کہ آئین میں واضح شقیں شامل کی جائیں، جیسے وفاق اور صوبوں کے لیے موجود ہیں۔ ڈاکٹر بنگالی نے اس امر پر بھی زور دیا کہ کراچی کے مسائل کو صوبائی یا لسانی تقسیم کی نظر سے نہیں دیکھنا چاہیے بلکہ پورے صوبے کے شہریوں کے درمیان ہم آہنگی پیدا کی جائے۔ ان کے مطابق مضبوط بلدیاتی نظام صرف کراچی ہی نہیں بلکہ لاڑکانہ جیسے دیگر شہروں کے مسائل بھی حل کر سکتا ہے۔ سابق وفاقی وزیر خزانہ مفتاح اسماعیل نے کہا کہ کراچی کی موجودہ صورتحال دراصل آئینی اور

انتظامی ڈھانچے کا نتیجہ ہے جہاں اختیارات کی تقسیم نے شہر کو نظرانداز کرنے کی راہ ہموار کی۔ انہوں نے زور دیا کہ جب تک آئینی ڈھانچہ تبدیل نہیں ہوگا، صرف چہروں کی تبدیلی سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ انہوں نے بلدیاتی اداروں کو ٹیکس عائد کرنے کے اختیارات دینے کی بھی حمایت کی تاکہ شہر اپنے وسائل خود پیدا کر سکیں۔ انہوں نے پانی کے بحران کے حل کے لیے مہنگے منصوبوں کے بجائے سمندری پانی کو قابلِ استعمال بنانے (ڈی سیلینیشن) جیسے متبادل حل تجویز کیے۔ ان کا کہنا تھا کہ بڑے شہروں کو وفاقی فنڈز پر انحصار کرنے کے بجائے خودکفیل بننا چاہیے۔ وکیل اور سماجی کارکن جبران ناصر نے متوسط طبقے کے رویے پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ یہ طبقہ اب اجتماعی مفاد کے بجائے نجی سہولیات پر انحصار کر رہا ہے، جس سے عوامی ادارے مزید کمزور ہو رہے ہیں۔ انہوں نے مزدور اور طلبہ یونینز کی عدم موجودگی کو بھی ایک بڑی رکاوٹ قرار دیا، جس کے باعث عوام کی اجتماعی آواز کمزور پڑ گئی ہے۔ اجلاس کے میزبان تنظیم کے صدر ناظم حاجی نے کہا کہ کراچی کو پانی، ٹرانسپورٹ، صفائی، رہائش اور سیکیورٹی جیسے سنگین مسائل کا سامنا ہے اور ان مسائل کا بنیادی سبب اختیارات کا بکھرا ہوا نظام ہے۔ ان کے مطابق جب ذمہ داریاں مختلف اداروں میں تقسیم ہوں تو جوابدہی ختم ہو جاتی ہے اور اس کا خمیازہ شہریوں کو بھگتنا پڑتا ہے۔ مقررین نے اس بات پر اتفاق کیا کہ کراچی سمیت پاکستان کے بڑے شہروں کے مسائل کا پائیدار حل ایک ایسے بلدیاتی نظام میں ہے جو بااختیار، مربوط اور آئینی تحفظ کا حامل ہو، تاکہ شہریوں کو بنیادی سہولیات کی فراہمی مؤثر اور جوابدہ طریقے سے ممکن بنائی جا سکے۔

پنجاب میں بلدیاتی انتخابات کیلئے حلقہ بندیاں شروع، الیکشن کمیشن نے شیڈول جاری کردیا

لاہور

الیکشن کمیشن آف پاکستان (ای سی پی) نے پنجاب میں بلدیاتی انتخابات کیلئے حلقہ بندیوں کے عمل کا باضابطہ آغاز کر دیا ہے، جس کے تحت صوبے بھر میں یونین کونسلوں کی نئی حدود کا تعین کیا جائے گا۔ صوبائی الیکشن کمشنر پنجاب کے دفتر سے جاری بیان کے مطابق حلقہ بندیوں کے عمل کیلئے تمام انتظامی تیاریاں، کمیٹیوں کی تشکیل اور متعلقہ حکام کی تقرری 16 اپریل 2026 تک مکمل کر لی گئی تھیں، جبکہ شفافیت اور مؤثر عملدرآمد کو یقینی بنانے کیلئے متعلقہ افسران کی خصوصی تربیت بھی کی گئی۔ بیان کے مطابق ابتدائی حلقہ بندیوں کی تیاری کا عمل 20 اپریل سے شروع ہو چکا ہے جو 21 مئی 2026 تک جاری رہے گا۔ ابتدائی فہرست 25 مئی کو جاری کی جائے گی، جس کے بعد عوام 26 مئی سے 23 جون 2026 تک (عید تعطیلات کے علاوہ) اعتراضات جمع کرا سکیں گے۔ الیکشن کمیشن کے مطابق اعتراضات پر فیصلے 22 جولائی 2026 تک (عاشورہ تعطیلات کے علاوہ) مکمل کیے جائیں گے جبکہ فیصلوں سے متعلق آگاہی کا عمل 4 اگست تک جاری رہے گا۔ حتمی حلقہ بندیوں کی فہرست 10 اگست 2026 کو جاری کی جائے گی۔ الیکشن کمیشن نے حلقہ بندیوں کے دوران انتظامی استحکام برقرار رکھنے کیلئے پنجاب بھر میں انتظامی حدود میں کسی بھی قسم کی تبدیلی پر فوری پابندی عائد کر دی ہے۔ تمام اضلاع، تحصیلوں اور بلدیاتی حدود کو آئندہ احکامات تک موجودہ شکل میں برقرار رکھنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

کے پی حکومت نے این ایف سی فارمولے پر نظرثانی کا مطالبہ کردیا، قانونی چارہ جوئی کی وارننگ دے دی

پشاور

خیبر پختونخوا حکومت نے قومی مالیاتی کمیشن (این ایف سی) کے وسائل کی تقسیم کے موجودہ فارمولے پر نظرثانی کا مطالبہ کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ اگر مسئلہ حل نہ ہوا تو معاملہ عدالت میں لے جایا جا سکتا ہے۔ یہ پیش رفت اُس وقت سامنے آئی جب خیبر پختونخوا نے قبائلی اضلاع (مرجڈ ڈسٹرکٹس) سے متعلق ذیلی گروپ کے اجلاس سے واک آؤٹ کیا، جس میں دیگر صوبوں نے ان علاقوں کی آبادی کو نئے فارمولے میں شامل کرنے سے انکار کیا۔ اس شمولیت سے کے پی کا حصہ 14.62 فیصد سے بڑھ کر 18.96 فیصد تک جا سکتا تھا۔ ایک سرکاری اہلکار کے مطابق اگر این ایف سی اس معاملے کو حل کرنے میں ناکام رہا تو صوبہ خیبر پختونخوا عدالت سے رجوع کرے گا۔ صوبائی وزیر خزانہ مزمل اسلم نے مؤقف اختیار کیا کہ آئین کے آرٹیکل 160(6) کے تحت 7ویں این ایف سی ایوارڈ میں اب تک کی جانے والی آٹھ سالانہ ترامیم آئینی تقاضوں کے مطابق نہیں ہیں، اور مرجڈ اضلاع کو مسلسل ان کے حصے سے محروم رکھا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ صوبہ اس عمل سے علیحدہ اس لیے ہوا کیونکہ دیگر فریق آئینی ضرورت کے تحت فارمولے کی درستگی اور مرجڈ اضلاع کے حصے کو تسلیم کرنے سے انکار کر رہے تھے، جسے انہوں نے "ناروا صوبائیت" قرار دیا۔ مزمل اسلم کے مطابق خیبر پختونخوا نے تجویز دی ہے کہ عبوری طور پر وفاق تمام صوبوں کے لیے صوابدیدی گرانٹس کا نظام متعارف کرائے تاکہ اتفاق رائے تک ضروری مالیاتی امور متاثر نہ ہوں۔ انہوں نے مؤقف اختیار کیا کہ مرجڈ اضلاع کے لیے مختص وسائل میں تاخیر کے باعث اربوں روپے کی ترقیاتی اور سکیورٹی ضروریات پوری نہیں ہو سکیں، جبکہ یہ علاقے قومی سلامتی کے حوالے سے انتہائی اہمیت رکھتے ہیں۔ صوبائی وزیر نے کہا کہ 2018 کی آئینی ترامیم کے بعد ان علاقوں کو مرکزی قومی دھارے میں لانے کا فیصلہ کیا گیا تھا، مگر این ایف سی فارمولے میں ان کی آبادی اور حصے کو شامل نہ کرنا آئینی اصولوں کی خلاف ورزی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ خیبر پختونخوا این ایف سی کے عمل اور آئینی دفعات کے ساتھ مکمل طور پر وابستہ ہے، تاہم موجودہ نظام کو غیر آئینی حد تک غیر متوازن نہیں رہنے دیا جا سکتا۔ صوبائی حکومت نے وفاق سے مطالبہ کیا ہے کہ فوری طور پر این ایف سی اجلاس طلب کیا جائے تاکہ فارمولے کی نظرثانی، آئینی تقاضوں سے متصادم شقوں کے خاتمے اور وسائل کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنایا جا سکے۔

حیدرآباد سیمینار میں بلدیاتی نظام کو بااختیار بنانے پر زور، آئینی تحفظ کی تجویز پر اختلافات

حیدرآباد

حیدرآباد: مقامی پریس کلب میں منعقدہ ایک سیمینار میں بلدیاتی نظام کو بااختیار بنانے اور بنیادی حقوق کے مسائل کے حل کے لیے اس کے کردار پر زور دیا گیا، تاہم اس حوالے سے آئینی تحفظ کی تجویز پر شرکا نے مختلف آرا کا اظہار کیا۔ سیمینار کا انعقاد اسد عمر کی 'بااختیار عوام' مہم کے تحت کیا گیا، جس کی صدارت اسد عمر نے کی۔ تقریب میں سندھ یونائیٹڈ پارٹی کے صدر سید زین شاہ، جئے سندھ محاذ (ریاض) کے چیئرمین ریاض علی چانڈیو، بیرسٹر حسنین مرزا اور سابق صوبائی وزیر عارف مصطفیٰ جتوئی سمیت دیگر نے شرکت کی۔ اسد عمر نے اپنے خطاب میں کہا کہ عوام کے بنیادی مسائل کے حل کے اختیارات اسلام آباد یا راولپنڈی کے بجائے مقامی حکومتوں کے پاس ہونے چاہئیں۔ ان کا کہنا تھا کہ مرکزیت کے بجائے مضبوط بلدیاتی نظام ہی عوام کے لیے زیادہ فائدہ مند ہو سکتا ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ بلدیاتی ادارے آئینی طور پر حکومت کا تیسرا درجہ ہیں مگر انہیں مکمل آئینی تحفظ حاصل نہیں۔ دیگر مقررین نے اس تجویز پر تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بلدیاتی اختیارات میں اضافہ صوبوں کی خودمختاری اور

شناخت کو متاثر نہیں کرنا چاہیے۔ بعض شرکا نے خدشہ ظاہر کیا کہ ایسی تجاویز کے ذریعے صوبائی اختیارات کو کمزور کرنے یا انتظامی تبدیلیوں کی راہ ہموار کی جا سکتی ہے۔ مقررین نے اس بات پر بھی زور دیا کہ پاکستان میں ایک مضبوط اور مؤثر بلدیاتی نظام کی ضرورت طویل عرصے سے محسوس کی جا رہی ہے، تاہم اس کے لیے تمام سیاسی جماعتوں کے درمیان اتفاق رائے اور آئینی تحفظ ناگزیر ہے۔

خیبر پختونخوا میں بلدیاتی نظام کی ضلعی سطح بحال کرنے کی تجویز

پشاور

خیبر پختونخوا حکومت نے صوبے میں بلدیاتی نظام کی ضلعی سطح کو دوبارہ بحال کرنے کی تجویز پر کام شروع کر دیا ہے، جسے 2019 میں ختم کر دیا گیا تھا۔ سرکاری ذرائع کے مطابق بلدیات کے محکمے نے خیبر پختونخوا لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 میں ترامیم کی تجویز تیار کر کے محکمہ قانون کو بھجوادی ہے تاکہ اس کا قانونی جائزہ لیا جا سکے۔ اس حوالے سے سمری بھی بلدیات کے وزیر مینا خان آفریدی کو منظوری کے لیے ارسال کی جا چکی ہے، جس کے بعد اسے وزیراعلیٰ کی منظوری کے لیے پیش کیا جائے گا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ مجوزہ ترامیم میں نہ صرف ضلعی سطح کی بحالی شامل ہے بلکہ ویلج اور نیبر ہڈ کونسلز کی آبادی کی حد بڑھانے کی بھی تجویز دی گئی ہے، جس کے تحت ویلج کونسل کی آبادی 5 ہزار سے بڑھا کر 10 ہزار اور نیبر ہڈ کونسل کی آبادی 25 ہزار سے بڑھا کر 35 ہزار کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ تاہم ضلعی سطح کے اختیارات اور دائرہ کار کے حوالے سے ابھی حتمی فیصلہ نہیں کیا گیا۔ یہ بھی واضح نہیں کہ کون سے محکمے ضلعی سطح کے تحت آئیں گے یا صوبائی حکومت کے پاس رہیں گے۔ یاد رہے کہ صوبے میں بلدیاتی انتخابات کا پہلا مرحلہ دسمبر 2021 میں جبکہ دوسرا مرحلہ مئی 2022 میں مکمل ہوا تھا۔ پہلے مرحلے کے منتخب نمائندوں کی مدت 15 مارچ 2026 کو ختم ہو چکی ہے جبکہ دوسرے مرحلے کے نمائندوں کی مدت 30 جون 2026 کو مکمل ہوگی۔ دوسری جانب لوکل کونسل ایسوسی ایشن کے صدر حمایت اللہ مایار نے مجوزہ ترامیم پر تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر ضلعی نمائندوں کو صرف نگرانی اور سپروائزری کردار دیا گیا تو یہ آئین کے آرٹیکل 140-A کی خلاف ورزی ہوگی، جس کے تحت مقامی حکومتوں کو سیاسی، انتظامی اور مالی اختیارات منتقل کرنا ضروری ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ضلعی سطح کی بحالی کے ساتھ ساتھ مقامی حکومتوں کو ترقیاتی فنڈز میں حصہ بھی 20 فیصد سے بڑھا کر 30 فیصد کیا جائے تاکہ بلدیاتی نظام مؤثر انداز میں کام کر سکے۔

پنجاب کے 7500 دیہات کو مثالی گاؤں میں بدلنے کی اصولی منظوری: وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف

لاہور وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف کی زیر صدارت خصوصی اجلاس منعقد ہوا جس میں مثالی گاؤں اور صاف پانی پراجیکٹ پر پیشرفت کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ واٹر فلٹریشن پلانٹ میں خرابی کے فوری ازالے کیلئے ہیلپ لائن 1336 فعال کر دی گئی۔ وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف نے مثالی گاؤں پراجیکٹس کی تکمیل کی ٹائم لائن طلب کر لی اور ہر گاؤں کی پہلے اور بعد کی تقابلی ویڈیوز پیش کرنے کی ہدایت کی۔ اجلاس میں بتایا گیا کہ پنجاب کے 485 دیہات کو مثالی گاؤں میں بدلنے کے مشن پر تیزی سے جاری ہے۔ مثالی گاؤں پراجیکٹ کے فیز ون کی تکمیل پر 59 ارب روپے سے زیادہ لاگت آئیگی۔ ہر گاؤں میں واٹر سپلائی، سولر سسٹم ٹیوب دوسرے فیز میں مثالی گاؤں میں بدلنے کی اصولی منظوری دیدی۔ وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف نے 30 جون تک دیہات میں گندے پانی کے تالابوں (چھپڑ) کی صفائی کا ہدف مقرر کر دیا۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ 31 اگست تک دیہات میں سیپٹک ٹینک (پانی کی قدرتی فلٹریشن) کی تعمیر مکمل کر لی جائیگی۔ سیپٹک ٹینک میں ڈی سیلٹنگ کے بعد پانی آبپاشی کیلئے استعمال کیا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف نے خوشاب اور چشتیاں میں بوٹلینگ پلانٹ کی جلد تکمیل کی ہدایت کی اور راجن پور میں واٹر سپلائی کلسٹر بیسڈ سکیم 15 مئی تک مکمل کرنے کا حکم دیا۔ وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف نے خراب واٹر فلٹریشن پلانٹ کی فوری مرمت اور بحالی یقینی بنانے کا حکم دیا۔ وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف نے آلودہ اور خراب ترین علاقوں میں ترجیحاً پینے کے صاف پانی کی فراہمی یقینی بنانے کی ہدایت کی اور کہا کہ پینے کے صاف پانی کی فراہمی کیلئے واٹر فلٹریشن پلانٹ کی بحالی اور مرمت میں کوتاہی برداشت نہیں۔ وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف نے کہا کہ پینے کا صاف پانی پنجاب کے ہر شہری کا حق ہے۔ دیہات کو مثالی گاؤں میں بدلنے کا عزم ہر صورت پورا کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ دیہات میں بسنے والوں کا وسائل پر مساوی حق ہے، انہیں یہ حق ضرور دیں گے

ویل، گندے پانی کے تالابوں کی صفائی اور ڈرین وغیرہ کور کی جائیگی۔ وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف نے 7500 دیہات کو

کمشنر کا مختلف علاقوں کا دورہ، تجاوزات کے خاتمے اور صفائی بہتر بنانے کی ہدایت

کراچی کراچی (نمائندہ مقامی حکومت) کمشنر کراچی حسن نقوی نے بارش کے بعد شہر کے مختلف علاقوں کا دورہ کرتے ہوئے صفائی بہتر بنانے، تجاوزات کے خاتمے اور پارکنگ کے مسائل حل کرنے کی ہدایت جاری کر دی۔ انہوں نے نمائش، پٹیل پاڑہ، جہانگیر روڈ، لیاقت آباد، تین ہٹی اور کریم آباد سمیت مختلف علاقوں کا دورہ کیا اور ٹریفک مسائل، فٹ پاتھوں پر تجاوزات اور صفائی کی صورتحال کا جائزہ لیا۔ کمشنر نے بارش کے بعد صورتحال سے نمٹنے پر متعلقہ اداروں کی کارکردگی پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ شہری مسائل کو فوری طور پر حل کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ شہر کی انتظامیہ دیگر اداروں کے ساتھ مل کر شہری سہولیات کی بہتری کے لیے اقدامات کر رہی ہے۔ دورے کے دوران انہوں نے کریم آباد انڈر پاس پر جاری کام کا بھی جائزہ لیا، جس کے بارے میں انہیں بتایا گیا کہ بارش کے باعث کام متاثر ہوا تھا تاہم اب دوبارہ شروع کر دیا گیا ہے اور جلد مکمل کر لیا جائے گا۔ کمشنر نے تجاوزات، غیر قانونی پارکنگ اور دیگر رکاوٹوں کا سختی سے نوٹس لیتے ہوئے متعلقہ حکام کو فوری کارروائی کی ہدایت دی۔ انہوں نے ڈپٹی کمشنر ایسٹ کو ہدایت کی کہ فٹ پاتھوں اور سڑکوں سے ہر قسم کی تجاوزات کا بروقت خاتمہ یقینی بنایا جائے تاکہ ٹریفک کی روانی بہتر ہو سکے۔ اس موقع پر ٹریفک پولیس حکام نے بھی کمشنر کو ان سڑکوں کے بارے میں آگاہ کیا جہاں غیر قانونی پارکنگ اور تجاوزات کے باعث ٹریفک مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔

میئر کراچی کی جانب سے ترقیاتی منصوبوں میں شفافیت بڑھانے کا اعلان

کراچی کراچی (نمائندہ مقامی حکومت) میئر کراچی بیرسٹر مرتضیٰ وھاب نے شہر بھر میں جاری ترقیاتی منصوبوں میں شفافیت کو مزید مضبوط بنانے کا اعلان کیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق، میئر کی زیر صدارت ہونے والے ایک اہم انجینئرنگ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ تمام ترقیاتی اسکیموں کی تھرڈ پارٹی مانیٹرنگ کی جائے گی۔ اس مقصد کے لیے کنسلٹنٹس کی تقرری سٹی کونسل کی منظوری سے عمل میں لائی جائے گی تاکہ نگرانی کا عمل شفاف اور غیر جانبدار ہو۔ اجلاس میں سخت احتسابی اقدامات پر بھی زور دیا گیا اور واضح کیا گیا کہ کام کے معیار پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا، جبکہ غفلت یا کوتاہی کے مرتکب انجینئرز کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ میئر نے متعلقہ حکام کو ہدایت جاری کی کہ اہم شاہراہوں اور مارکیٹس کی بحالی کے منصوبے جلد از جلد مکمل کیے جائیں تاکہ شہریوں کو ریلیف فراہم کیا جا سکے۔ اس وقت شہر بھر میں 700 سے زائد ترقیاتی اسکیموں پر کام جاری ہے، جن کی نگرانی کے لیے خصوصی ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں تاکہ منصوبوں میں پیش رفت کو یقینی بنایا جا سکے اور عوامی فنڈز کا مؤثر استعمال ممکن ہو سکے۔

کمشنر راولپنڈی کا بینظیر بھٹو اسپتال کے تہہ خانے میں پانی رساؤ کا نوٹس

راولپنڈی راولپنڈی: کمشنر راولپنڈی عبدالعامر خٹک نے بینظیر بھٹو اسپتال کے تہہ خانے میں مسلسل پانی کے رساؤ کے مسئلے کا سخت نوٹس لیتے ہوئے متعلقہ اداروں کو فوری اور مستقل حل نکالنے کی ہدایت کر دی ہے۔ یہ ہدایات انہوں نے راولپنڈی ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے دفتر میں منعقدہ ایک اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے جاری کیں، جس میں اسپتال انتظامیہ اور متعلقہ محکموں کے سربراہان نے شرکت کی۔ اجلاس میں اسپتال کے مختلف حصوں میں پانی جمع ہونے اور رساؤ کے مسئلے پر تفصیلی بریفنگ دی گئی۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ زیرِ زمین پانی کی سطح بلند ہونے اور سیپج کے باعث تہہ خانے کے مختلف مقامات پر پانی جمع ہو رہا ہے۔ مسئلے کی نوعیت جانچنے کے لیے مختلف مقامات پر بور ہولز بھی کھودے گئے ہیں۔ حکام کے مطابق سیوریج لائنوں میں پانی کے بہاؤ کو بہتر بنانے کے لیے راستوں کو کشادہ کرنے پر کام جاری ہے جبکہ مخصوص مقامات پر گڑھے بنا کر موٹرز کے ذریعے پانی کو مرکزی سیوریج سسٹم میں منتقل کرنے کی تجویز بھی دی گئی ہے۔ کمشنر عبدالعامر خٹک نے ہدایت کی کہ تمام اقدامات اسپتال کی عمارت کی ساختی سلامتی کو مدنظر رکھتے ہوئے کیے جائیں اور عارضی نہیں بلکہ دیرپا اور مؤثر حل اختیار کیا جائے۔ انہوں نے مسئلے پر جامع رپورٹ جلد از جلد پیش کرنے کا حکم بھی دیا۔

چشتیاں: میونسپل کمیٹی پلازہ میں مبینہ غیر قانونی تعمیرات، شہریوں کا احتجاج

چشتیاں چشتیاں کے مصروف علاقے کالج روڈ پر واقع میونسپل کمیٹی (ایم سی) پلازہ میں 35 سال سے قائم لیٹرین اور سیڑھیوں کو منہدم کر کے دکان کی تعمیر کا انکشاف ہوا ہے، جس پر شہریوں اور دکانداروں میں شدید تشویش پائی جا رہی ہے۔ تفصیلات کے مطابق ایم سی پلازہ 1990 میں بلدیہ چشتیاں نے سرکاری قرض کے ذریعے تعمیر کیا تھا، جس میں دکانداروں اور عوام کی سہولت کے لیے لیٹرین اور چھت تک رسائی کے لیے سیڑھیاں نقشے کے مطابق بنائی گئی تھیں۔ تاہم حالیہ دنوں میں ان سہولیات کو توڑ کر مبینہ طور پر ایک بااثر شخص کی جانب سے دکان کی تعمیر شروع کر دی گئی ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ شہریوں نے اس معاملے کی اطلاع ایڈمنسٹریٹر، چیف آفیسر اور متعلقہ رینٹ کلرک کو فون کے ذریعے دی، مگر تاحال کوئی مؤثر کارروائی سامنے نہیں آئی۔ مقامی افراد کا الزام ہے کہ بااثر عناصر کے باعث بلدیہ حکام اس معاملے میں بے بس نظر آتے ہیں، جبکہ بعض افسران کی مبینہ شمولیت کی بھی باتیں کی جا رہی ہیں۔ شہریوں اور دکانداروں نے وزیر اعلیٰ پنجاب، چیف سیکرٹری پنجاب، کمشنر بہاولپور اور ڈپٹی کمشنر بہاولنگر سے فوری نوٹس لینے کا مطالبہ کیا ہے۔

میئر حیدرآباد کا زیرِ تعمیر پارک کا دورہ، بحالی کے کام کا جائزہ

حیدر آباد حیدرآباد کے میئر کاشف شورو نے لطیف آباد نمبر 9 کے علاقے میر فضل ٹاؤن میں زیرِ تعمیر پارک کا دورہ کیا۔ اس موقع پر ان کے ہمراہ ہما نقوی، فیصل عبدالجبار خان، میونسپل کمشنر ایچ ایم سی ظہور احمد لاکھن، سی ای او ایچ ڈبلیو اینڈ ایس سی طفیل احمد ابڑو اور دیگر مقامی منتخب نمائندے بھی موجود تھے۔ دورے کے دوران میئر نے حیدرآباد میونسپل کارپوریشن (HMC) کی جانب سے جاری عوامی پارکس کی بحالی اور بہتری کے منصوبوں پر ہونے والی پیش رفت کا تفصیلی جائزہ لیا۔ انہوں نے متعلقہ حکام کو ہدایت کی کہ کام کو معیاری اور مقررہ وقت کے اندر مکمل کیا جائے تاکہ شہریوں کو بہتر تفریحی سہولیات فراہم کی جا سکیں۔

ایڈیشنل اسسٹنٹ کمشنر وانا رضوان برکی کا پختونخوا ریڈیو وانا کا دورہ، کارکردگی کو سراہا

جنوبی وزیرستان ایڈیشنل اسسٹنٹ کمشنر وانا رضوان برکی کا تحصیلدار وانا زمان خان کے ہمراہ پختونخوا ریڈیو وانا کا تفصیلی دورہ کیا۔ ایڈیشنل اسسٹنٹ کمشنر وانا رضوان برکی نے ریڈیو کے مختلف شعبہ جات بشمول سٹوڈیوز اور ٹرانسمیٹر روم کا معائنہ کیا۔ اس موقع پر ریڈیو سٹاف کی جانب سے انہیں نشریاتی امور اور پروگراموں کے حوالے سے تفصیلی بریفنگ دی گئی۔ ایڈیشنل اسسٹنٹ کمشنر رضوان برکی نے پختونخوا ریڈیو وانا کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے اسے معلوماتی اور تسلی بخش قرار دیا اور کہا کہ یہ ادارہ صوبائی حکومت اور ضلعی انتظامیہ کی سرگرمیوں کو عوام تک پہنچانے کے ساتھ ساتھ مقامی کمیونٹی میں شعور و آگہی پھیلانے میں ریڑھ کی ہڈی کا کردار ادا کر رہا ہے۔ انہوں نے ریڈیو کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے سٹاف کو یقین دلایا کہ ادارے کو درپیش مسائل ترجیحی بنیادوں پر حل کیے جائیں گے تاکہ عوامی خدمت کا یہ سلسلہ مزید بہتر انداز میں جاری رہ سکے۔

راولپنڈی

نالہ لئی کی صفائی کے لیے واسا کی پنجاب حکومت سے 8 کروڑ 45 لاکھ روپے کی درخواست

واٹر اینڈ سینیٹیشن ایجنسی (واسا) نے مون سون سیزن سے قبل لیہ نالہ کی صفائی اور کھدائی کے لیے پنجاب حکومت سے 8 کروڑ 45 لاکھ روپے کے فنڈز طلب کر لیے ہیں۔ ذرائع کے مطابق واسا نے وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز کو ارسال کردہ سمری میں 2026 کے مون سون کے لیے 5 کروڑ روپے جبکہ گزشتہ سال کی بقایا ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لیے 3 کروڑ 45 لاکھ 30 ہزار روپے کی منظوری مانگی ہے۔ واسا کے ایک سینئر افسر نے بتایا کہ لیہ نالہ کے تفصیلی سروے کے بعد فنڈز کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پلوں کے اطراف اور نالے کے بالائی و زیریں حصوں میں تعمیراتی ملبہ اور ٹھوس کچرا غیر قانونی طور پر پھینکے جانے کے باعث کئی مقامات پر نالے کی چوڑائی کم ہوگئی ہے، جسے فوری طور پر صاف کرنا ضروری ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ پانی کے ساتھ بہہ کر آنے والا کچرا بھی نالے کی تہہ میں جمع ہو کر پانی کے بہاؤ میں رکاوٹ بن رہا ہے، اس لیے مون سون سے قبل ان رکاوٹوں کو ختم کرنا ناگزیر ہے تاکہ بارشوں کے دوران پانی کی روانی برقرار رہ سکے۔ ترجمان واسا عمر فاروق نے بتایا کہ فنڈز کی منظوری کے لیے درخواست پنجاب حکومت کو بھجوا دی گئی ہے، اور منظوری کے بعد اپریل کے آخر تک کام شروع ہونے کا امکان ہے جو جون کے اختتام تک مکمل کرلیا جائے گا۔

لیہ نالہ کا کیچمنٹ ایریا تقریباً 28 کلومیٹر پر محیط ہے اور اس میں چھ بڑے معاون نالے شامل ہیں۔ اسلام آباد کی پہاڑیوں سے نکلنے والے تین نالے راولپنڈی شہر سے گزرتے ہوئے اس میں شامل ہوتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق مون سون کے دوران (جولائی تا ستمبر) مختلف موسمی نظاموں کے باعث اس علاقے میں سیلاب کا خطرہ بڑھ جاتا ہے، جس میں خلیج بنگال سے آنے والی مون سون ہوائیں، بحیرہ روم سے مغربی ہوائیں اور بحیرہ عرب سے آنے والے موسمی دباؤ شامل ہیں۔ 2001 کے تباہ کن سیلاب کے بعد 2002 میں ایشیائی ترقیاتی بینک کے تعاون سے لیہ نالہ کی بڑی پیمانے پر صفائی اور بحالی کا کام کیا گیا تھا، تاہم 2009 تک اس حوالے سے خاطر خواہ اقدامات نہیں کیے گئے۔ 2009 سے لے کر اب تک واسا ہر سال پنجاب حکومت کے تعاون سے حساس مقامات پر صفائی اور کھدائی کا عمل جاری رکھے ہوئے ہے، تاہم نالہ اب بھی کچرے اور بغیر ٹریٹمنٹ کے پانی کی وجہ سے آلودہ ہے۔ دریں اثنا، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ سلطان طارق باجوہ نے واسا حکام کو ہدایت کی ہے کہ صاف پانی کی فراہمی کے منصوبے مقررہ وقت میں مکمل کیے جائیں اور شہریوں کی شکایات کے ازالے کے نظام کو مزید مؤثر بنایا جائے۔ واسا کے مینجنگ ڈائریکٹر عزیز اللہ خان نے یقین دہانی کرائی کہ شہریوں کو بلا تعطل صاف پانی کی فراہمی، بہتر نکاسی آب اور انفراسٹرکچر کی بہتری کے لیے اقدامات جاری ہیں، جبکہ آمدن میں اضافے اور شکایات کے فوری حل کو بھی ترجیح دی جا رہی ہے۔

چشتیاں میں سیوریج نظام کی ناکامی، عید کے روز مکینوں کا احتجاج

چشتیاں (نمائندہ مقامی حکومت) تحصیل چشتیاں کے علاقے بھٹہ کالونی میں ناقص سیوریج نظام کے خلاف علاقہ مکینوں نے عید الفطر کے روز احتجاج کیا۔ کئی روز سے گلیوں میں گندا پانی جمع ہونے کے باعث شدید بدبو اور تعفن پھیل گیا ہے، جس سے شہریوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ مقامی افراد کے مطابق سیوریج کا پانی گھروں کے باہر کھڑا رہنے سے نہ صرف آمدورفت متاثر ہو رہی ہے، عید جیسے اہم مذہبی موقع پر بھی صفائی اور نکاسی آب کے ناقص انتظامات کے باعث صورتحال جوں کی توں رہی جس پر مکینوں نے احتجاج کرتے ہوئے حکام کے خلاف شدید نعرے بازی کی۔ مظاہرین نے مطالبہ کیا کہ فوری طور پر نکاسی آب کے نظام کو بہتر بنایا جائے اور علاقے میں صفائی کے مؤثر انتظامات کیے جائیں۔ مظاہرین نے وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز سے اپیل کی کہ چشتیاں اور اس کے نواحی علاقوں میں صفائی اور سیوریج کے مسائل کے حل کے لیے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کیے جائیں اور دیانتدار و فرض شناس افسران تعینات کیے جائیں تاکہ شہریوں کو بنیادی سہولیات فراہم کی جا سکیں۔

اسلام آباد

راولپنڈی، لاہور میں ہر سال پانی زیر زمین 60 اور 30 فٹ گر رہا ہے، مذاکرہ

پاکستان کے زیرِ زمین پانی کے ذخائر خطرناک حد تک کم ہو چکے ہیں، جس کی سب سے بڑی وجہ پانی کا غیر معمولی گھریلو، زرعی اور تجارتی استعمال ہے جس کے لئے قانون سازی ناگزیر ہے، راولپنڈی، لاہور میں ہر سال پانی زیر زمین 60 اور 30 فٹ گر رہا ہے، واٹر سیکورٹی سنگین مسئلہ ہے، پانی کو قدرتی وسیلہ سمجھ کر ضائع کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی، ان خیالات کا اظہار معروف آبی ماہر اور پالیسی ادارہ برائے پائیدار ترقی کے سینئر مشیر نصیر میمن اور دیگر ماہرین نے پاکستان میں پانی کے وسائل کا انتظام" کے موضوع پر ایس ڈی پی آئی کی خصوصی تقریب کے دوسرے مرحلے میں خطاب کرتے ہوئے کیا۔ نصیر میمن نے کہا کہ انڈس بیسن کے زیرِ زمین ذخائر، جو پاکستان کے بیشتر علاقوں کا پانی فراہم کرتے ہیں، کوئٹہ میں پانی کی سطح 2000 میں تقریباً 50 میٹر تھی جو 2023 تک 150 میٹر سے زیادہ گر گئی، لاہور میں پانی کی سطح ہر سال اوسطاً 2.61 فٹ کم ہو رہی ہے، راولپنڈی میں 2013 سے پانی کی سطح تقریباً 30 فٹ نیچے گر گئی جبکہ کراچی میں روزانہ 1,200 ایم جی ڈی کی طلب کے مقابلے میں صرف 650 ایم جی ڈی پانی دستیاب ہے۔ پنجاب میں زرعی ٹیوب ویلوں کی تعداد 1994 میں 334,000 سے بڑھ کر 2024 میں 1.2 ملین سے زیادہ ہو گئی جو زمین سے سالانہ 51 ایم اے ایف پانی نکالتی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ پانی کی حد سے زیادہ نکاسی کی وجہ سے زیرِ زمین پانی کی سطح زیادہ تر آبپاشی شدہ علاقوں میں 6 میٹر سے بھی نیچے جا چکی ہے۔ انہوں نے پانی کے تحفظ کیلئے مختلف طریقے اپنانے کے علاوہ سیلابی نالوں، ویٹ لینڈز اور قدرتی گڑھوں کو پانی ذخیرہ کرنے کے لئے استعمال کرنے کی تجویز بھی دی تاکہ مستقبل میں پانی کے بحران سے بچا جا سکے۔ قبل ازیں ایس ڈی پی آئی کے ڈپٹی ایگزیکٹو ڈائریکٹر ڈاکٹر شفقت منیر احمد نے کہا کہ زیرِ زمین پانی کی کمی پاکستان کے عوام کیلئے سنگین مسئلہ ہے اور اسے قدرتی وسیلہ قرار دے کر ضائع کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

لاہور

پنجاب کے 15 شہروں میں 2265 کلومیٹر طویل سیوریج لائن اور نکاس آب کیلئے 189 کلو میٹر طویل پائپ لائن بچھائی جائے گی

وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف نے نکاسی آب کے پراجیکٹس جون سے پہلے مکمل کرنے کا ہدف دے دیا 15 شہروں میں جاری نکاسی آب کے پراجیکٹس پر 24 گھنٹے کام کرنے کا حکم مون سون سے قبل سیوریج لائن اور بارشی پانی کے نکاس کے پراجیکٹس کی یقینی تکمیل کی ہدایت کردی۔ سرگودھا، ڈیرہ غازی خان، گجرات، اوکاڑہ، جھنگ، ملتان اور سیالکوٹ، جہلم، حافظ آباد، ساہیوال، فیصل آباد، گوجرانوالہ، شیخوپورہ، ننکانہ صاحب اور راولپنڈی میں نکاسی آب پراجیکٹس جاری ہیں۔ 15 شہروں کے لئے 2265 کلومیٹر طویل سیوریج لائن اور بارش کے پانی کے نکاس کے لئے 189 کلومیٹر طویل پائپ لائن بچھائی جائے گی۔ فیز ون میں 86 ڈسپوزل اسٹیشن اور 9 انڈر گراؤنڈ سٹوریج ٹینک بنائے جائیں گے۔ واسا سیوریج اور بارشی پانی کے نکاس کے پراجیکٹ کی تکمیل پر 752 کلومیٹر طویل سڑکیں بھی تعمیر کرائے گا۔ وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف کی زیر صدارت خصوصی اجلاس میں 15 شہروں میں واسا کمپلیکس ڈیزائن کی منظوری واسا کمپلیکس میں افسران کے لئے ہوسٹل بھی بنائے جائیں گے۔ واسا، ڈیش بورڈ اور موبائل ایپ پر جاری پراجیکٹس کی ریئل ٹائم مانیٹرنگ جاری رہے گی۔ واسا مون سون سے قبل بڑے پیمانے پر نالوں کی صفائی کے لئے ڈی سلٹنگ مہم بھی شروع کرے گا

چشتیاں

چشتیاں میں ہلکی بارش، انتظامیہ کی نااہلی کی وجہ سے نکاسی آب کا نظام مکمل ناکام

چشتیاں میں ہلکی سی بارش نے شہر کی نااہل انتظامیہ اور انکی کارکردگی پر سوال اٹھادیے ہیں۔ چشتیاں میں حالیہ بارش نے شہری انتظامیہ اور میونسپل کمیٹی کی کارکردگی کا پول کھول کر رکھ دیا ھے۔ جس پہ شہری حلقوں میں کڑی تنقید کی جا رہی ھے۔ گو کہ بارش کا برسنا لوگوں کے لئے باعث رحمت ھوتا ھے لیکن یہاں صورت حال بالکل مختلف ھے۔ بارش کے چند قطروں کے بعد ہی شہر کے اہم چوکوں، چوراہوں اور مرکزی شاہراہوں پر پانی جمع ہوگیا، جس کے باعث شہریوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ مقامی افراد کے مطابق گلی محلوں کی صورتحال تو پہلے ہی ابتر تھی، تاہم اب شہر کے مرکزی علاقوں میں بھی سیوریج کا نظام ناکام دکھائی دیتا ھے۔ شہریوں کا کہنا ہے کہ انتظامیہ کی جانب سے کیے گئے دعوے اور حالیہ اقدامات محض نمائشی ثابت ہوئے ہیں جبکہ عملی طور پر کوئی مؤثر بہتری نظر نہیں آئی۔ مزید برآں، شہری حلقوں میں اس بات پر بھی تشویش پائی جاتی ہے کہ مقامی سیاسی راہنماؤں کی جانب سے مختلف مواقع پر ترقیاتی کاموں کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا جاتا رہا ھے۔ جبکہ زمینی حقائق اس کے بالکل برعکس ہیں۔ مقامی عوامی نمائندوں اور میونسپل کمیٹی کے ذمہ داران پر الزام ہے کہ وہ بنیادی مسائل کے حل کے بجائے نمائشی سرگرمیوں پر زیادہ توجہ دے رہے ہیں۔ شہریوں نے وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف سے مطالبہ کیا ہے کہ چشتیاں شہر میں نکاسی آب کے نظام کو فوری طور پر بہتر بنایا جائے اور حالیہ صورتحال کی غیر جانبدارانہ انکوائری کے ذریعے ذمہ داران کا تعین کر کے انکے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ شہریوں کا کہنا ہے کہ اگر بروقت اقدامات نہ کیے گئے تو آئندہ مون سون کی بارشوں میں صورتحال مزید سنگین ہو سکتی ہے۔

اسلام آباد

شاہدرہ ڈیم کا ڈیزائن آخری مراحل میں، اسلام آباد میں پانی کی قلت کم کرنے کی کوشش

وفاقی دارالحکومت میں پانی کی قلت پر قابو پانے کے لیے مجوزہ شاہدرہ ڈیم کا ڈیزائن آخری مراحل میں داخل ہو گیا ہے، جبکہ منصوبے پر جلد کام شروع کرنے کی تیاری جاری ہے۔ سی ڈی اے کے چیئرمین محمد علی رندھاوا کی زیر صدارت پانی سے متعلق اجلاس میں منصوبے پر پیش رفت کا جائزہ لیا گیا۔ ترجمان سی ڈی اے شاہد کیانی کے مطابق شاہدرہ ڈیم کی فزیبلٹی اسٹڈی مکمل ہو چکی ہے جبکہ ڈیزائن کو حتمی شکل دی جا رہی ہے۔ حکام کے مطابق شاہدرہ کے مقام پر تعمیر کیے جانے والے اس ڈیم میں روزانہ 10 ملین گیلن پانی ذخیرہ کرنے کی گنجائش ہوگی، جس سے اسلام آباد کے شہریوں کو پانی کی فراہمی میں بہتری آئے گی۔ ڈیزائن کی تکمیل کے بعد منصوبہ پی سی-ون کی منظوری کے لیے سی ڈی اے کی ڈیولپمنٹ ورکنگ پارٹی کو پیش کیا جائے گا، جس کے بعد تعمیراتی کام کے لیے ٹینڈر جاری کیے جائیں گے۔ اجلاس میں بتایا گیا کہ اس منصوبے کے لیے 30 ایکڑ سے زائد اراضی حاصل کی جائے گی۔ اس کے علاوہ ڈوٹارہ ڈیم منصوبے پر بھی غور کیا گیا، جس کی مجوزہ گنجائش 72 ملین گیلن یومیہ ہے اور یہ راولپنڈی اور اسلام آباد دونوں کے لیے پانی فراہم کرے گا۔ اس منصوبے کی فزیبلٹی اسٹڈی مئی 2026 تک مکمل ہونے کی توقع ہے۔ حکام نے اجلاس کو بتایا کہ اس وقت سی ڈی اے تین بڑے ذرائع سے تقریباً 70 ملین گیلن یومیہ پانی فراہم کر رہا ہے، جبکہ شہر کی مجموعی ضرورت 220 ملین گیلن یومیہ ہے، جس کے باعث شدید قلت کا سامنا ہے۔ دیہی علاقوں کے مکین زیادہ تر بورنگ اور دیگر محدود ذرائع پر انحصار کرتے ہیں۔ اجلاس میں پانی کے نظام کی بہتری کے لیے مختلف منصوبوں، بشمول واٹر ورکس کی اپ گریڈیشن، پائپ لائنز کی بہتری اور واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹس پر پیش رفت کا بھی جائزہ لیا گیا۔ جدید نگرانی کے لیے اسکاڈا سسٹم اور فلو میٹرز کی تنصیب جاری ہے۔ مزید بتایا گیا کہ زیر زمین پانی کی سطح بہتر بنانے کے لیے شہر میں تقریباً 100 ریچارج ویلز تعمیر کیے جائیں گے، جبکہ 20 واٹر اسٹوریج ٹینکس بھی مختلف مقامات پر بنائے جائیں گے۔ سی ڈی اے بلڈنگ بائی لاز کے تحت چھتوں پر بارش کے پانی کو محفوظ بنانے کا نظام لازمی قرار دیا جا چکا ہے۔

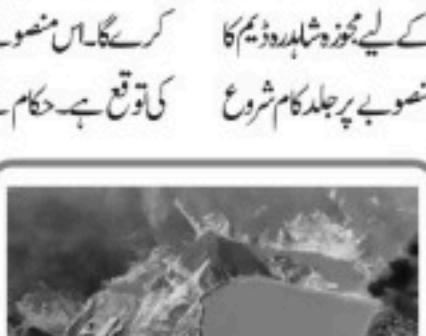

کراچی

جماعتِ اسلامی سے تعلق رکھنے والے ٹاؤن میونسپل کارپوریشنز کے چیئرمینوں اور سٹی کونسل میں اپوزیشن لیڈر نے سندھ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ بورڈ ایکٹ کے خلاف سندھ ہائیکورٹ میں درخواست دائر کردی ہے، جس میں شہر میں صفائی اور کچرا اٹھانے کے تمام اختیارات فنڈز اور وسائل ٹاؤنز

آئین کے آرٹیکل A-140 کے تحت صوبائی حکومت پر لازم ہے کہ وہ سیاسی، انتظامی اور مالی اختیارات منتخب بلدیاتی اداروں کو منتقل کرے مگر سندھ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ بورڈ کے ذریعے ایک بنیادی بلدیاتی ذمہ داری صوبائی سطح پر منتقل کردی گئی ہے جو آئین کی روح کے خلاف ہے۔ درخواست گزاروں نے سپریم کورٹ کے 2022 کے فیصلے کا حوالہ بھی دیا، جس

سالڈ ویسٹ مینجمنٹ اختیارات ٹاونز اور یوسیز کو منتقل کرنے کیلئے سندھ ہائیکورٹ سے رجوع

اور یونین کمیٹیوں کو منتقل کرنے کی استدعا کی گئی ہے۔ درخواست گزاروں نے مؤقف اختیار کیا کہ صفائی، کچرا اٹھانا اور تلفی کرنا مقامی حکومتوں کی بنیادی اور لازمی ذمہ داری ہے، تاہم سندھ حکومت نے 2014 میں سندھ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ بورڈ قائم کرکے مقامی حکومتوں کے اختیارات محدود کردیے۔ درخواست میں کہا گیا کہ موجودہ نظام کے تحت بورڈ نجی کمپنیوں کے ذریعے گھر گھر سے کچرا اٹھانے، سڑکوں کی صفائی اور کچرے کی منتقلی کا کام کروا رہا ہے لیکن یونین کمیٹیوں اور ٹاؤنز کو اس پورے عمل سے عملاً باہر کردیا گیا ہے۔ درخواست گزاروں نے الزام لگایا کہ نجی کمپنیوں کی کارکردگی غیر تسلی بخش ہے جبکہ متعدد معاملات میں کام سب کنٹریکٹرز کو دے دیا جاتا ہے جہاں غیر تربیت یافتہ مزدوروں، خواتین، بچوں اور بزرگ افراد سے کم اجرت پر کام لیا جاتا ہے۔ درخواست میں مؤقف اپنایا گیا کہ

میں قرار دیا گیا تھا کہ صوبائی حکومت ایسے منصوبے یا اختیارات اپنے پاس نہیں رکھ سکتی جو مقامی حکومتوں کے دائرہ اختیار میں آتے ہوں۔ درخواست میں مزید کہا گیا کہ ناقص صفائی نظام کے باعث شہر میں کچرے کے ڈھیر، بدبو، فضائی آلودگی اور صحت عامہ کے مسائل میں اضافہ ہو رہا ہے جبکہ ٹرانسفر اسٹیشنز مستقل کچرا کنڈیوں میں تبدیل ہوچکے ہیں۔ درخواست گزاروں نے عدالت سے استدعا کی کہ سندھ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ بورڈ ایکٹ کو آئین کے آرٹیکل A-140 سے متصادم قرار دیا جائے اور تمام اختیارات، فنڈز، مشینری اور عملہ فوری طور پر متعلقہ ٹاؤنز اور یونین کمیٹیوں کے حوالے کیا جائے۔ انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ حتمی قانون سازی تک شہر میں صفائی کا نظام منتخب بلدیاتی اداروں کی نگرانی میں چلایا جائے۔

کراچی

جماعت اسلامی نے سندھ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ بورڈ کے خاتمے کا مطالبہ کرتے ہوئے ادارے کی گزشتہ 12 سال کارکردگی کو ناکام قرار دے دیا۔ ادارہ نورِ حق میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے امیر جماعت اسلامی کراچی منعم ظفر خان نے کہا کہ 2014 میں صفائی کا نظام صوبائی حکومت کے حوالے کرنے کے بعد شہر کچرے کا ڈھیر بن چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پہلے یہ نظام کراچی میٹروپولیٹن کارپوریشن، ٹاؤنز اور یونین کونسلز کے تحت بہتر طریقے سے چل رہا تھا، مگر اسے مرکزی کنٹرول میں لینے کے باوجود کوئی

جماعت اسلامی کا سندھ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ بورڈ ختم کرنے کا مطالبہ

بہتری نہیں آئی۔ ان کا کہنا تھا کہ اربوں روپے کے بجٹ کے باوجود صفائی کا نظام بدانتظامی اور کرپشن کا شکار ہے، جبکہ شہری بدستور کچرے اور دیگر بنیادی مسائل سے پریشان ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ سندھ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ بورڈ کو تحلیل کرکے اختیارات ٹاؤن اور یوسی سطح پر منتقل کیے جائیں، اور کچرا اٹھانے کے نئے معاہدے مقامی سطح پر کیے جائیں۔ منعم ظفر خان نے ادارے کی 12 سالہ کارکردگی کا فرانزک آڈٹ کرانے اور میونسپل یوٹیلٹی چارجز اینڈ ٹیکسز (MUCT) کی مد میں جمع ہونے والی رقم کی تفصیلات بھی منظر عام پر لانے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ سندھ حکومت نے کراچی کو اس کے وسائل، اداروں اور بنیادی سہولیات سے محروم کردیا ہے، جس کے باعث شہر کا انفراسٹرکچر تباہ ہو چکا ہے اور شہری پانی، ٹرانسپورٹ، سڑکوں اور صفائی جیسے مسائل کا سامنا کر رہے ہیں۔ انہوں نے آئین کے آرٹیکل A-140 کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ مسائل کا حل بااختیار بلدیاتی نظام میں ہے، جہاں مقامی حکومتوں کو مکمل انتظامی اور مالی اختیارات حاصل ہوں۔ اس موقع پر اپوزیشن لیڈر سٹی کونسل سیف الدین ایڈووکیٹ نے بھی صفائی کی خراب صورتحال پر تشویش کا اظہار کیا اور خبردار کیا کہ بہتری نہ آنے کی صورت میں احتجاجی تحریک شروع کی جائے گی۔

مظفر آباد

دس سال کی تاخیر کے بعد آزاد جموں و کشمیر کے دارالحکومت مظفرآباد میں انٹیگریٹڈ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ سسٹم (آئی ایس ڈبلیو ایم) کا افتتاح کر دیا گیا۔ وزیراعظم راجہ فیصل ممتاز راٹھور نے جمعرات کو میونسپل کارپوریشن میں منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دارالحکومت کی صفائی اور خوبصورتی ان کی حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے۔ یہ منصوبہ

لوکل گورنمنٹ بابر منہاس نے بریفنگ دیتے ہوئے بتایا کہ اس منصوبے کے تحت 23.2 کروڑ روپے سے کمپیکٹرز، مکینیکل سویپرز، آرم لوڈرز، ٹریکٹرز اور منی ٹپرز کے علاوہ 254 کنٹینرز خریدے گئے ہیں۔ اس نظام کے ذریعے روزانہ 64 ٹن ٹھوس فضلہ اکٹھا کرنے کی صلاحیت حاصل ہو جائے گی، جس سے شہر کی 36 وارڈوں میں 2.30 لاکھ سے زائد آبادی مستفید ہو گی۔ وزیراعظم نے مزید کہا کہ سائنسی منصوبہ بندی، جدید ٹیکنالوجی اور بروقت

مظفرآباد میں طویل التوا کے شکار سالڈ ویسٹ مینجمنٹ منصوبے کا افتتاح

دس سال بعد بالآخر مظفرآباد شہر میں سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کا نظام متحرک ہوگیا۔

2016 میں نیلم جہلم ہائیڈرو پاور کمپنی کی طرف سے 26.2 کروڑ روپے کی فراہمی سے شروع ہوا تھا لیکن تقریباً ایک دہائی تک صرف 66 لاکھ روپے خرچ ہونے کے بعد تعطل کا شکار رہا۔ وزیراعظم رٹھور نے بتایا کہ حکومت نے اپنا 16.51 کروڑ روپے کے اضافی تعاون سے اسے پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ اس موقع پر ڈپٹی ڈائریکٹر فیصلے ترقی کی کنجی ہیں۔ انہوں نے میئر سکندر گیلانی کے مطالبات مانتے ہوئے میونسپل کارپوریشن کے لیے ڈیزل اور عارضی عملے کے لیے فنڈز کی فوری فراہمی کا بھی اعلان کیا۔ بعد ازاں سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنے ایک پیغام میں وزیراعظم نے کہا کہ دس سال پرانا یہ منصوبہ آخرکار ان کی حکومت میں روشنی دیکھنے میں کامیاب ہوا۔

کراچی

کچرا ملیر ندی میں پھینکنے اور جلانے پر مکمل پابندی کا حکم۔ ذمہ داری تسلیم نہ کرنا اداروں میں باہمی فقدان حکومت کی مکمل ناکامی ہے، سندھ ہائیکورٹ کے ریمارکس۔ شہری حقوق داؤ پر لگے ہیں، راہ فرار اختیار کرنے نہیں دینگے، عدالت، چار ہفتوں میں چیف سیکریٹری سے واضح حکمت عملی طلب۔ تفصیلات کے مطابق ایئر فورس ہاؤسنگ سوسائٹی، داؤد بھائی ٹاؤن اور محمود آباد کے رہائشیوں نے ایک تحفظ ماحولیات پر خصوصی کام کرنے والی غیر سرکاری فلاحی تنظیم سے مل کر 2017 میں ہائی کورٹ میں آئینی درخواست دائر کرتے ہوئے چیف سیکریٹری سندھ، سندھ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ بورڈ، کے ایم سی، ڈی ایم سی ایسٹ، فیصل کنٹونمنٹ بورڈ، سندھ انوائرمنٹ پروٹیکشن ایجنسی سمیت دیگر کو فریق بناتے ہوئے مؤقف اختیار کیا تھا کہ شہر بھر کا میونسپل، انڈسٹریل اور اسپتالوں سے نکلنے والا ہزاروں ٹن کچرا اور خطرناک صنعتی فضلہ کورنگی کازوے، ملیر ندی میں پھینکا اور جلایا جا رہا ہے۔ اس عمل سے ایئر فورس ہاؤسنگ سوسائٹی، داؤد بھائی ٹاؤن، محمود آباد، منظور کالونی، ڈیفنس ویو، قیوم آباد، کراسنگ بھٹائی کالونی سمیت دیگر علاقوں شدید ماحولیاتی آلودگی پھیل رہی ہے اس عمل کے نتیجے میں صحت عامہ پر بھی خطرناک اثرات مرتب ہو رہے ہیں اور بالخصوص مذکورہ علاقوں کے رہائشی افراد میں بچوں بوڑھوں میں سانس کی مخلق بیماریاں پھیل رہی ہیں لہٰذا عدالت عالیہ مدعا علیہان سے جواب طلبی کرے اور ملیر ندی میں کچرا پھینکنے اور جلانے کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جائے۔ عدالتی کارروائی کے دوران سندھ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ نے اپنے جواب میں بتایا کہ ان کا عملہ علاقوں سے کچرا اٹھا کر مختص کردہ جگہوں پر پھینکتے ہیں اور کچرا جلانے کی ذمہ داری تھرڈ پارٹی پر ڈالتے ہوئے کہا ہے کہ وہ ان کے دائرہ اختیار سے باہر ہے۔ فیصل کنٹونمنٹ بورڈ نے مؤقف اختیار کیا کہ وہ بھی مخصوص جگہوں پر کچرا پھینکتے ہیں اور ملیر ندی میں کچرا پھینکنے یا جلانے سے مکمل طور پر لاتعلق ہیں۔ کے ایم سی اور ڈی ایم سی ایسٹ اپنے جواب میں کہا کہ شہر بھر سے اٹھائے جانے والا کچرا اور ہر طرح کا فضلہ ٹھکانے لگانے کا معاہدہ حکومت نے سندھ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ بورڈ سے کیا ہوا ہے لہٰذا یہ ہماری ذمہ داری میں نہیں ہے۔ کے ایم سی نے عدالت عالیہ کو مزید بتایا کہ ملیر ندی اور اس کے کناروں کی تمام جملہ امور کی نگرانی محکمہ آبپاشی کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ دوسری جانب محکمہ آبپاشی نے اپنے جواب میں عدالت کو بتایا کہ ملیر ندی میں کچرا پھینکنے اور ماحولیاتی آلودگی سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ ہماری ذمہ داری ملیر ندی میں پانی کے بہاؤ کی نگرانی کرنا ہے۔

ملیر ندی میں کچرا پھینکنے اور جلانے پر مکمل پابندی کا حکم

نارووال

(نمائندہ مقامی حکومت) شہر میں بدترین صفائی کے انتظامات اور میونسپل اداروں کی جانب سے کوڑا کرکٹ اکٹھا نہ کرنے کے باعث حالیہ دنوں میں مکھیوں اور مچھروں کی بہتات ہو گئی ہے جس سے شہری پریشان ہیں اور مختلف بیماریاں پھیل رہی ہیں۔ شہریوں کے مطابق میونسپل حکام شہر کے مختلف علاقوں خاص طور پر اندرونی علاقوں سے ٹھوس فضلہ کی باقاعدہ نکاسی کو یقینی بنانے میں ناکام رہے ہیں جس کے نتیجے میں گلیوں میں کوڑے کے ڈھیر لگ گئے ہیں اور ناقابل برداشت بدبو پھیل رہی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ان علاقوں میں زیادہ تر نالیاں باقاعدہ صفائی نہ ہونے کی وجہ سے کوڑے کرکٹ سے بند ہو چکی ہیں۔ شہریوں نے بتایا کہ رہائشی علاقوں میں خالی پلاٹوں پر بھی کوڑے کے ڈھیر نظر آتے ہیں جو مچھروں اور مکھیوں کے لیے بہترین افزائش گاہ بن چکے ہیں۔ مقامی رہائشیوں کا کہنا ہے کہ متعلقہ میونسپل حکام خالی پلاٹوں سے کوڑا کرکٹ ہٹانے پر آنکھیں بند کیے ہوئے ہیں جو مہینوں وہاں پڑا رہتا ہے جس سے پڑوس میں بدبو پھیلتی ہے۔ اس طرح کے خالی پلاٹ محلہ غوثیہ، رحمت کالونی، محلہ میراں شاہ حسین، محلہ محمد پورہ، اسلام پورہ اور محلہ ذاکر پورہ میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ ستھرا پنجاب کی ٹیمیں بھی ان خالی پلاٹوں سے کوڑا کرکٹ اکٹھا کرنے میں ناکام نظر آتی ہیں۔ مقامی رہائشی نعیم اور عارف شہزاد کا کہنا ہے کہ موسم کی تبدیلی اور حالیہ بارشوں کے باعث ان کوڑے کے ڈھیروں سے اٹھنے والی بدبو ناقابل برداشت ہو گئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے بار بار میونسپل کمیٹی، ستھرا پنجاب اور ضلع انتظامیہ کے متعلقہ افسران کو شکایات درج کروائی ہیں مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ ان کا کہنا ہے کہ افسران شکایات کرنے والوں کو دوسرے محکموں سے رجوع کرا دیتے ہیں۔ دو خواتین رہائشی رابعہ اسلم اور کلثوم بی بی کا کہنا ہے کہ ان کے علاقوں میں صفائی کی خراب صورت حال کی وجہ سے مچھروں اور مکھیوں کی بہتات ہوگئی ہے جس کی وجہ سے ان کے بچے بخار اور معدے کے مسائل میں مبتلا ہیں۔ جب نارووال واٹر اینڈ سینیٹیشن ایجنسی (وسا) کے مینجنگ ڈائریکٹر محمد کاشف سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ کوڑا کرکٹ اکٹھا کرنے کی ذمہ داری ستھرا پنجاب کے حکام پر عائد ہوتی ہے۔ ستھرا پنجاب نارووال چیپٹر کے مینجنگ ڈائریکٹر ضیا گیلانی نے کہا کہ خالی پلاٹوں سے کوڑا کرکٹ اکٹھا کرنے کے لیے ٹیموں کو ہدایات جاری کردی گئی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ایجنسی اندرونی شہر کی گلیوں اور محلوں میں روزانہ صفائی کے طریقہ کار کو بہتر بنانے کی منصوبہ بندی کر رہی ہے۔ ڈپٹی کمشنر محمد طیب خان نے نامہ نگار کے استفسارات پر کوئی جواب نہیں دیا۔ شہریوں نے وزیراعلیٰ مریم نواز سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس صورتحال کا نوٹس لیں اور اس کے حل کے لیے ہدایات جاری کریں۔

کوڑے کے ڈھیروں نے نارووال کو کچرے کا ڈھیر بنادیا، مکھیوں اور مچھروں سے شہری پریشان

وزیراعلیٰ مریم نواز کے ماحول دوست اقدامات، پنجاب ماحولیاتی تحفظ کا مثالی صوبہ قرار

لاہور

حکومت) وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف کے ماحول دوست اقدامات کے نتیجے میں 2025ء سموگ میں کمی اور فضائی معیار میں نمایاں بہتری کا سال ثابت ہوا۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف کی گہری دلچسپی کے باعث کورونا کے بعد پہلی بار لاہور میں ایئر کوالٹی انڈیکس میں نمایاں بہتری ریکارڈ ہوئی۔ پاکستان میں پارٹیکولیٹ میٹر کی اوسط سطح میں 8.7 فیصد کمی آ گئی۔ تمام صوبوں کے مقابلے میں پنجاب نے ماحولیاتی شعبے میں سب سے بہترین کارکردگی دکھائی، پارٹیکولیٹ میٹر میں 33.2 فیصد کمی دیکھی گئی۔ ماحولیاتی تحفظ کے ادارے کی رپورٹ کے مطابق 2025ء میں ماحولیاتی کارروائیوں میں نمایاں اضافہ ہوا، 81 ہزار سے زائد وزٹس، ایک لاکھ 13 ہزار سے زیادہ انسپکشنز ہوئیں۔ 7,900 سے زائد نوٹس جاری اور ہزاروں صنعتی یونٹس سیل کئے گئے جبکہ 2300 سے زائد ایف آئی آرز درج ہوئیں اور جرمانے بڑھ کر 19 کروڑ 20 لاکھ روپے تک پہنچ گئے۔ 4 لاکھ 19 ہزار کلو سے زائد مضر صحت مواد ضبط کیا گیا۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف کی خصوصی ہدایت پر اینٹوں کے بھٹوں، فیکٹریوں اور کنسٹرکشن سائٹس پر سخت چیکنگ کی گئی۔ رپورٹ کے مطابق 2200 سے زائد واٹر ری سائیکلرز اور مسٹ اسپرنکلرز نصب کیے گئے جس سے لاہور میں پارٹیکولیٹ میٹر کی سطح 102 سے کم ہو کر 89 فیصد پر آ گئی۔ اینٹی اسموگ گنز کے استعمال سے بھی فضائی آلودگی میں واضح کمی ہوئی۔ پہلی بار فصلوں کی باقیات جلانے کے خلاف مؤثر اقدامات سے نمایاں بہتری دیکھنے میں آئی، واٹر باؤزر یونٹس متحرک کئے گئے۔ 67 واٹر باؤزرز کی مدد سے آگ پر فوری قابو پایا گیا۔ PM2.5 سطح 50 سے کم ہونے سے راولپنڈی صاف ترین بڑے شہروں میں شامل ہوگیا۔ ای پی آئی کی رپورٹ کے مطابق ملتان، بہاولپور، لودھراں اور منڈی بہاؤالدین میں بھی نمایاں بہتری ریکارڈ کی گئی۔ تمام شعبوں میں ماحولیاتی نظام کی بہتری کے جامع اقدامات کے مجموعی طور پر نہایت مؤثر نتائج سامنے آئے۔ پنجاب حکومت نے پہلی بار جدید ٹیکنالوجی، ڈیجیٹل مانیٹرنگ اور فیلڈ ایکشن کو یکجا کر کے سموگ کے خلاف جامع حکمت عملی اپنائی تھی۔ صنعتی دھوئیں کے اخراج، زہریلے دھوئیں کے مختلف ذرائع اور گرد و غبار کے خلاف سخت مہم سے فضائی معیار میں واضح بہتری آئی۔ رپورٹ کے مطابق اینٹوں کے بھٹوں کی زگ زیگ ٹیکنالوجی پر منتقلی، وہیکل ٹیسٹنگ اور کنسٹرکشن سائٹس پر کنٹرول نے بھی نمایاں بہتری میں بڑا کردار ادا کیا۔ فصلوں کی باقیات جلانے کے خاتمے کے لیے کوئیک رسپانس یونٹس نے اہم کردار ادا کیا۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے ای پی اے سمیت پنجاب حکومت کی تمام ٹیم کو شاباش دی۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے کہا کہ پنجاب ماحولیاتی تحفظ کا مثالی صوبہ بن رہا ہے۔ 2026ء میں پنجاب ماحولیاتی تحفظ کے شعبے میں اپنی کارکردگی کا ریکارڈ خود توڑے گا

شجرکاری ماحولیاتی آلودگی کے خاتمہ کے لیے نہایت اہم ہے: ذوالفقار احمد بھون ڈپٹی کمشنر بہاولنگر

چشتیاں

ڈپٹی کمشنر ذوالفقار احمد نے کہا ہے کہ شجرکاری نہ صرف انسانی صحت اور ماحول کی بہتری کیلئے ناگزیر ہے بلکہ یہ آنے والی نسل کو خوشگوار فضا اور صاف ستھرا ماحول فراہم کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔ انہوں نے سنٹرل پارک چشتیاں کے دورہ کے موقع پر افسران و شہریوں سے بات چیت کے دوران مزید کہا کہ شجرکاری ماحولیاتی آلودگی کے خاتمہ کے لیے نہایت اہم ہے، لہٰذا ہر شہری کو اس مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے۔ انہوں نے پارک کا دورہ کیا جہاں صفائی، سکیورٹی اور عوامی سہولیات کا تفصیلی جائزہ لیا اور پارک میں آنے والے شہریوں کے لیے مزید بہتر سہولیات فراہم کرنے کی ہدایت کی۔ قبل ازیں ڈپٹی کمشنر نے تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال چشتیاں کا معائنہ کیا اور وہاں مریضوں کو فراہم کی جانے والی طبی سہولیات، ادویات کی دستیابی اور صفائی کے انتظامات کا جائزہ لیا۔ انہوں نے ہسپتال انتظامیہ کو ہدایت کی کہ مریضوں کو بہترین سہولیات کی فراہمی یقینی بنائی جائے اور کسی قسم کی غفلت برداشت نہیں کی جائے گی۔ ڈپٹی کمشنر نے مختلف سرکاری سکولوں کا بھی دورہ کیا اور تعلیمی معیار، اساتذہ کی حاضری اور طلبہ کو فراہم کی جانے والی سہولیات کا جائزہ لیا۔ انہوں نے اساتذہ کو ہدایت کی کہ وہ تعلیمی معیار کو مزید بہتر بنانے کے لیے اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے انجام دیں۔ ستھرا پنجاب "مہم کے تحت ڈپٹی کمشنر نے دیہی علاقوں (رورل ایریاز) کا بھی دورہ کیا اور صفائی ستھرائی کی صورتحال کا معائنہ کیا۔ انہوں نے متعلقہ عملے کو ہدایت کی کہ صفائی کے نظام کو مزید مؤثر بنایا جائے اور عوام کو صاف ستھرا ماحول فراہم کیا جائے۔ ڈپٹی کمشنر ذوالفقار احمد نے مختلف شاہراہوں کے کنارے پودے لگا کر شجرکاری مہم کا باقاعدہ افتتاح کیا۔ اس موقع پر اسسٹنٹ کمشنر چشتیاں، متعلقہ محکموں کے افسران اور پنجاب پولیس کی ٹیم بھی ان کے ہمراہ موجود تھی۔

پنجاب حکومت 10 لاکھ پالتو جانور اور 3 لاکھ مویشیوں کا تیار گوشت ایکسپورٹ کرے گی: صوبائی وزیر لائیوسٹاک عاشق حسین کرمانی

لاہور

پنجاب حکومت 10 لاکھ جانور ایکسپورٹ کرے گا جبکہ میٹ کمپنیوں کے ذریعے 3 لاکھ مویشیوں کا تیار گوشت ایکسپورٹ کیا جائے گا۔ اس امر کا اظہار صوبائی وزیر لائیوسٹاک عاشق حسین کرمانی نیو زیراعلی پنجاب مریم نواز شریف کی زیر صدارت خصوصی ویڈیو لنک ا جلاس کے دوران بریفنگ دیتے ہوئے مزید بتایا کہ پنجاب میں میٹ ایکسپورٹ کے لئے چینی کمپنی سمیت 7 اداروں سے ایم او یو پر دستخط کئے گئے ہیں اور چین کی گلوبل میٹ کمپنی، پنجاب میں گائے، 3 لاکھ مینڈھے وغیرہ کی فیٹنگ (Fattening) کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ ایک لاکھ بکروں اور بھیڑوں وغیرہ کی ایکسپورٹ کے لئے پرورش کی جائے گی اور پنجاب کی ہر تحصیل میں سٹیٹ آف

ئیوسٹاک فارمنگ سیکٹر کی میکانزیشن کی جائے گی جبکہ وزیراعلی مریم نواز شریف نے دیہی

رو دیگر مشینری مہیا کی جائے گی، ایکسپورٹ کا ٹارگٹ پورا کرنے کے لئے 2 ملین جانوروں کو ٹیگ کیا جائے گا، 2 ملین فارمز کو مویشیوں کی نسل بڑھانے کے لئے 2 ملین سیمنز سبسڈی پر دیئے جائیں گے، جنوبی پنجاب کے 12 اضلاع میں بیوہ اور مطلقہ خواتین کو 9255 مویشی مفت دیئے گئے ہیں۔ پنجاب میں 2022 کے بعد مویشیوں میں گل گھوٹو اور لمپی سکن رپورٹ نہیں ہوا اور لمپی سکن کی امپورٹڈ ویکسین 300 روپے جبکہ مقامی طور پر تیار کردہ موثر ویکسین صرف 30 روپے میں دستیاب ہے۔ انہوں نے کہا کہ ماضی میں

پاکو کے اشتراک کار سے بوائلر یونٹ نصب کرے گی، بوائلر یونٹ کے ذریعے بڑے پیمانے پر بوائلڈ میٹ ایکسپورٹ کے لئے تیار کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ 3 لاکھ بھینس اور دی آرٹ ویٹرنری ہسپتال قائم کیا جائے گا اور پنجاب کے گاؤں، گاؤں جا کر مویشیوں کے علاج کیلئے تحصیل میں 4 موبائل ویٹرنری ڈسپنسریاں کام کریں گی۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب میں پہلی بار پنجاب میں پہلی بار لا خواتین کو مفت مویشی دینے کا کوٹہ ڈبل کردیا اور حکومت پنجاب لائیوسٹاک مشینری کے لئے 60 فیصد تک سبسڈی دے گی اور ملک چلر، مکسنگ مشین، ملک کین کولر، ویٹ سکیل، فیڈ مکسر، پائلٹ مشین او لائیوسٹاک جیسے اہم شعبے کو نظر انداز کیا جانا انتہائی افسوسناک امر ہے جبکہ لائیوسٹاک فارمز کی معاشی خود انحصاری کا ذریعہ بنتے ہیں۔

پنجاب بھر میں قومی انسداد پولیو مہم آج اپریل سے شروع ہوگی

راولپنڈی

پنجاب بھر میں قومی انسداد پولیو مہم آج پیر 13 اپریل سے شروع ہوگی۔ جس کا ہدف پانچ سال سے کم عمر 2 کروڑ 33 لاکھ سے زائد بچوں کو پولیو سے بچاؤ؟ کے قطرے پلانا ہے۔ لاہور میں سات روزہ جبکہ راولپنڈی سمیت اہم علاقوں میں وائرس کی گردش میں واضح کمی آئی ہے۔ سال 2026 میں جانچے گئے 99 ماحولیاتی نمونوں میں سے صرف ایک نمونہ، جو فروری میں لاہور سے رپورٹ ہوا تھا مثبت آیا، جو مارچ میں دوبارہ منفی ہوگیا۔ مجموعی مثبت شرح کم ہو کر صرف 1 فیصد رہ گئی ہے، جو کہ 2025 راولپنڈی سمیت دیگر تمام اضلاع میں مہم چار روز تک جاری رہے گی۔ 16,605 ایریا انچارجز، 3,991 یونین کونسل مینجمنٹ آفیسرز، 84,884 سے زائد موبائل ٹیم ممبران، 4,884 فکسڈ ٹیموں اور 2,664 سے زائد ٹرانزٹ ٹیموں سمیت دو لاکھ سے زائد پولیو ورکرز اور سپروائزرز حصہ لیں گے۔ انسداد پولیو پروگرام سربراہ عدیل تصور نے کہا کہ ماحولیاتی نگرانی کے اعداد و شمار کے مطابق لاہور، جنوبی پنجاب اور کے اختتام پر 26 فیصد اور اگست 2025 میں 56 فیصد تھی۔ علاقائی سطح پر بھی نمایاں بہتری سامنے آئی ہے۔ راولپنڈی میں رواں سال ایک بھی مثبت نمونہ سامنے نہیں آیا جبکہ 2025 میں یہ شرح 33 فیصد تھی۔ مارچ میں ہونے والے تازہ ترین راؤنڈ میں لاہور، جنوبی پنجاب اور راولپنڈی کے تمام ماحولیاتی نمونے منفی آئے ہیں جو آبادی میں بہتر قوت مدافعت اور مہم کے معیار میں بہتری کا واضح ثبوت ہے۔

شناختی کارڈ، پاسپورٹ، ڈرائیونگ لائسنس کی گمشدگی رپورٹ کا گھر بیٹھے اندراج: وزیراعلیٰ مریم نواز

لاہور

پنجاب کے شہری شناختی کارڈ، پاسپورٹ، ڈرائیونگ لائسنس اور دیگر ضروری کاغذات کی گمشدگی رپورٹ کا گھر بیٹھے اندراج کر سکتے ہیں۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے پنجاب پولیس پاکستان ایپ کا افتتاح کردیا۔ پنجاب پولیس پاکستان ایپ کے ذریعے صوبے بھر کے شہری گھر بیٹھے ایپ کے ذریعے قیمتی دستاویزات کی گمشدگی رپورٹ درج کراسکیں گے۔ ضروری دستاویزات گم ہونے پر پولیس اسٹیشن یا خدمت مرکز جانے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ پنجاب پولیس پاکستان ایپ پر اندراج کے بعد گمشدگی رپورٹ بھی گھر پر ہی موصول ہوگی۔ وزیراعلیٰ مریم نے پنجاب پولیس پاکستان ایپ کے اجراء پر اطمینان کا اظہار کیا اور کہا کہ جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے عوام کے لئے آسانی پیدا کرنا ہمارا عزم ہے۔ پنجاب کو جدت کی راہ پر گامزن کرنا ہماری حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ وزیراعلیٰ مریم نے کہا کہ ایپ کے ذریعے گمشدگی رپورٹ درج کرانے پر وسائل اور وقت دونوں کی بچت ہوگی۔ وزیراعلیٰ مریم نواز نے ملتان میں ٹرک اور رکشے کے تصادم میں 4-افراد کے جاں بحق ہونے پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔

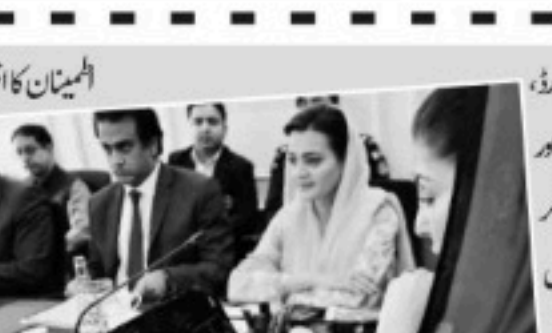

خیبر پختونخوا میں مزید سرکاری ہسپتال نجی اداروں کے حوالے، صحت کی سہولیات بہتر بنانے کا دعویٰ

پشاور

صوبائی حکومت خیبر پختونخوا کے محکمہ صحت نے چار سال کے طویل تعطل کے بعد کمزور کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے سرکاری ہسپتالوں کو غیر سرکاری تنظیموں (این جی اوز) کے حوالے کرنے کا سلسلہ دوبارہ شروع کر دیا ہے۔ ہفتے کے روز خیبر پختونخوا ہیلتھ فاؤنڈیشن نے تین مختلف نجی اداروں کے ساتھ پانچ ہسپتالوں کی آؤٹ سورسنگ کے معاہدوں پر دستخط کیے ہیں۔ مقامی حکومت کا کہنا ہے کہ یہ اقدام پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت مریضوں کو بہتر طبی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے کیا گیا ہے۔ ہیلتھ فاؤنڈیشن کے مینجنگ ڈائریکٹر ڈاکٹر خضر حیات نے "ڈان" کو بتایا کہ یہ پانچ ہسپتال ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کے علاقے درازندہ، مہمند کے مادگٹ، جنوبی وزیرستان کے ملاخان سرائے، اورکزئی کے اپر گلجو اور کرم کے علاقے ڈوگر میں واقع ہیں۔ ان کے مطابق اب تک صوبے بھر میں 24 سرکاری ہسپتال این جی اوز کے سپرد کیے جا چکے ہیں۔ ڈاکٹر خضر حیات نے وضاحت کی کہ ان ہسپتالوں کی آؤٹ سورسنگ کا منصوبہ چار سال قبل تھا لیکن تکنیکی مسائل کی وجہ سے التوا کا شکار ہو گیا تھا۔ ان مسائل کے خاتمے کے بعد اب معاہدے طے پا گئے ہیں۔

کارکردگی میں بہتری کے ثبوت اور مستقبل کے منصوبے:

حکام کے مطابق اب تک نجی اداروں کے حوالے کیے گئے زیادہ تر ہسپتالوں میں مریضوں کی آمد میں واضح اضافہ ہوا ہے۔ نئے معاہدوں کے تحت پارٹنر ادارے ان ہسپتالوں میں ماہر ڈاکٹروں کی موجودگی، آپریشن تھیٹرز، فارمیسیوں اور ایمرجنسی خدمات کی فراہمی کے پابند ہوں گے۔ صوبائی حکومت نے تسلیم کیا کہ ماضی میں پارٹنر اداروں کو بروقت ادائیگیاں نہ ہونے کے مسائل تھے جس کا اثر عملے کی تنخواہوں اور مریضوں کی دیکھ بھال پر پڑتا تھا۔ تاہم اب نقدی کے بہاؤ کو ہموار کر دیا گیا ہے اور 20 دنوں کے اندر ادائیگیاں یقینی بنائی جا رہی ہیں۔

کمزور کارکردگی پر جرمانے میں اضافہ:

ادھر محکمہ صحت کی جانب سے بعض آؤٹ سورس ہسپتالوں کی ناقص کارکردگی پر تشویش کا اظہار کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر خضر حیات نے بتایا کہ موجودہ قوانین کے تحت خراب کارکردگی پر پارٹنر ادارے کو اس کے بجٹ کا 10 فیصد جرمانہ کیا جاتا ہے، جسے بڑھا کر سخت تر کرنے پر غور کیا جا رہا ہے تاکہ مریضوں کی دیکھ بھال کے معیار کو بہتر بنایا جا سکے۔

چترال میں آغا خان ہیلتھ سروس سے معاہدہ:

ایک علیحدہ پیش رفت میں خیبر پختونخوا ہیلتھ فاؤنڈیشن نے چترال میں صحت کی سہولیات کی انتظامیہ آغا خان ہیلتھ سروس پاکستان (P-AKHS) کے حوالے کرنے کے لیے سہ فریقی معاہدے پر دستخط کیے ہیں۔ اس معاہدے کے تحت تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال گرم چشمہ اور دیہی مراکز صحت مستوج اور شاگرام کا انتظام P-AKHS سنبھالے گی۔ حکام کا کہنا ہے کہ صوبائی حکومت مزید 34 طبی مراکز کو نجی انتظامیہ کے حوالے کرنے کے لیے تیار ہے تاہم پشاور ہائی کورٹ کے احکامات کے بعد یہ عمل اس وقت روک دیا گیا ہے اور عدالتی فیصلے کا انتظار کیا جا رہا ہے۔

پنجاب بھر میں قومی انسدادِ پولیو مہم آج اپریل سے شروع ہوگی

راولپنڈی

(نمائندہ مقامی حکومت) پنجاب بھر میں قومی انسدادِ پولیو مہم آج پیر 13 اپریل سے شروع ہوگی۔ جس کا ہدف پانچ سال سے کم عمر 2 کروڑ 33 لاکھ سے زائد بچوں کو پولیو سے بچاو? کے قطرے پلانا ہے۔ لاہور میں سات روزہ جبکہ راولپنڈی سمیت دیگر تمام اضلاع میں مہم چار روز تک جاری رہے گی۔ 16,605 ایریا انچارجز، 3,991 یونین کونسل مینجمنٹ آفیسرز 84,884 سے زائد موبائل ٹیم ممبران، 4,884 فکسڈ ٹیموں اور 2,664 سے زائد ٹرانزٹ ٹیموں سمیت دو لاکھ سے زائد پولیو ورکرز اور سپروائزرز حصہ لیں گے۔ انسداد پولیو پروگرام سربراہ عدیل تصور نے کہا کہ ماحولیاتی نگرانی کے اعداد وشمار کے مطابق لاہور، جنوبی پنجاب اور راولپنڈی سمیت اہم علاقوں میں وائرس کی گردش میں واضح کمی آئی ہے۔ سال 2026 میں جانچے گئے 99 ماحولیاتی نمونوں میں سے صرف ایک نمونہ، جو فروری میں لاہور سے رپورٹ ہوا تھا، مثبت آیا، جو مارچ میں دوبارہ منفی ہو گیا۔ مجموعی مثبت شرح کم ہو کر صرف 1 فیصد رہ گئی ہے، جو کہ 2025 کے اختتام پر 26 فیصد اور اگست 2025 میں 56 فیصد تھی۔ علاقائی سطح پر بھی نمایاں بہتری سامنے آئی ہے۔ راولپنڈی میں رواں سال ایک بھی مثبت نمونہ سامنے نہیں آیا جبکہ 2025 میں یہ شرح 33 فیصد تھی۔ مارچ میں ہونے والے تازہ ترین راو?نڈ میں لاہور، جنوبی پنجاب اور راولپنڈی کے تمام ماحولیاتی نمونے منفی آئے ہیں جو آبادی میں بہتر قوتِ مدافعت اور مہم کے معیار میں بہتری کا واضح ثبوت ہے۔

سرکاری اسپتال میں مبینہ غفلت سے بچوں میں ایچ آئی وی پھیلنے کا انکشاف: بی بی سی کی رپورٹ

پنجاب

پنجاب کے شہر تونسہ کے تحصیل ہیڈکوارٹر (ٹی ایچ کیو) اسپتال میں بچوں میں ایچ آئی وی کے پھیلاؤ سے متعلق ایک تحقیقاتی رپورٹ میں سنگین طبی غفلت اور غیر محفوظ طریقہ علاج کا انکشاف ہوا ہے، جس سے بچوں کی جانیں خطرے میں پڑ گئیں۔ رپورٹ کے مطابق 2025 میں بچوں میں ایچ آئی وی کے متعدد کیسز سامنے آنے کے بعد حکام نے تحقیقات شروع کیں، جب کہ مقامی نجی ڈاکٹروں نے شبہ ظاہر کیا کہ متاثرہ بچوں کا علاج اسی سرکاری اسپتال میں ہوا تھا اور غیر محفوظ انجیکشنز اس کی ممکنہ وجہ بنے۔ والدین نے الزام لگایا کہ آلودہ سرنجیں دوبارہ استعمال کی جا رہی تھیں۔ صوبائی محکمہ صحت نے 106 بچوں کے متاثر ہونے کی تصدیق کرتے ہوئے اسپتال انتظامیہ کے خلاف کارروائی کا اعلان کیا اور میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کو معطل کیا، تاہم بعد ازاں خفیہ تحقیقات میں سامنے آیا کہ صورتحال میں خاطر خواہ بہتری نہیں آئی۔ تحقیقات کے دوران سامنے آنے والی معلومات کے مطابق اسپتال کے بچوں کے وارڈ میں بنیادی طبی اصولوں کی خلاف ورزی جاری رہی، جہاں مریضوں کو کپڑوں کے اوپر سے انجیکشن لگانے، استعمال شدہ سرنجوں کو دوبارہ استعمال کرنے اور غیر تربیت یافتہ افراد کے ذریعے بچوں کو انجیکشن لگانے جیسے خطرناک اقدامات دیکھے گئے۔ مزید یہ کہ طبی فضلہ بغیر حفاظتی اقدامات کے سنبھالا جا رہا تھا، جبکہ عملے کی کمی اور ادویات کی قلت کے باعث بعض اوقات ایک ہی دوا مختلف مریضوں میں استعمال کی گئی۔ بعض خاندانوں کو اپنی جیب سے ادویات خریدنے کا بھی کہا گیا۔ تحقیق میں یہ بھی انکشاف ہوا کہ نومبر 2024 سے اکتوبر 2025 کے دوران کم از کم 331 بچے ایچ آئی وی سے متاثر ہوئے، جبکہ متاثرہ بچوں کے والدین میں یہ شرح نہایت کم تھی، جس سے اسپتال میں انفیکشن پھیلنے کے خدشات مزید مضبوط ہوتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق اس طرح کی غفلت خون کے ذریعے منتقل ہونے والی بیماریوں کے پھیلاؤ کا بڑا سبب بن سکتی ہے۔ دوسری جانب اسپتال انتظامیہ نے ان الزامات کو مسترد کرتے ہوئے مؤقف اختیار کیا ہے کہ حفاظتی اقدامات پر عمل کیا جا رہا ہے، جبکہ حکام کا کہنا ہے کہ ابھی تک اسپتال کو اس وبا کا حتمی ذریعہ ثابت کرنے کے لیے مکمل شواہد موجود نہیں۔ یہ معاملہ نہ صرف صحت کے نظام میں موجود خامیوں کو اجاگر کرتا ہے بلکہ متاثرہ خاندانوں کی مشکلات اور سماجی مسائل کو بھی سامنے لاتا ہے، جہاں کئی بچے اس موذی مرض کا شکار ہو کر جان کی بازی ہار چکے ہیں جبکہ دیگر مسلسل علاج پر انحصار کرنے پر مجبور ہیں۔

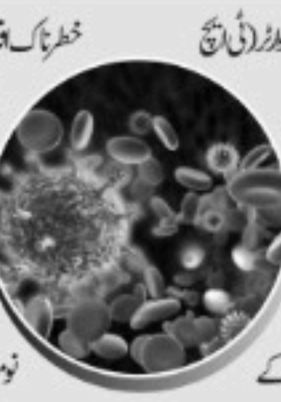

ڈبلیو ایچ او کی پاکستان میں ملیریا کے دوبارہ پھیلاؤ کو روکنے کے لیے اقدامات تیز کرنے کی اپیل

اسلام آباد

ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے پاکستان میں ملیریا کے دوبارہ پھیلاؤ کو روکنے کے لیے تمام شراکت داروں پر زور دیا ہے کہ وہ اپنی کوششیں مزید تیز کریں، جبکہ اس بات پر بھی زور دیا گیا ہے کہ پہلی بار انسانی زندگی میں ملیریا کے خاتمے کا ہدف حاصل کرنا ممکن نظر آ رہا ہے۔ ڈبلیو ایچ او کے مطابق پاکستان میں 2025 کے دوران ملیریا کے کیسز میں 2024 کے مقابلے میں 10 فیصد کمی آئی، تاہم ملک میں اب بھی تقریباً 18 لاکھ کیسز رپورٹ ہوئے۔ ماہرین کے مطابق 2022 کے موسمیاتی تبدیلی سے متاثرہ سیلاب کے بعد پیدا ہونے والی صورتحال سے ملک مکمل طور پر اب تک بحال نہیں ہو سکا۔ ادارے نے خبردار کیا کہ موسمیاتی تبدیلی، عالمی سطح پر 5.4 ارب ڈالر کی فنڈنگ کمی، اور صحت کے شعبے میں امداد میں حالیہ کٹوتیوں کے باعث پیش رفت کو خطرات لاحق ہیں، جس سے صحت کے نظام، نگرانی اور مہمات متاثر ہو رہی ہیں۔ عالمی یوم ملیریا کے موقع پر ڈبلیو ایچ او اور اس کے شراکت داروں نے ”Driven Now :to End Malaria We Can. Now We Must“ کے عنوان سے ایک عالمی مہم کا آغاز بھی کیا، جس کا مقصد ملیریا سے پاک مستقبل کے لیے فوری اقدامات اور فنڈنگ کو یقینی بنانا ہے۔ رپورٹ کے مطابق 2025 میں پاکستان میں تقریباً 1 کروڑ 69 لاکھ مشتبہ افراد کی اسکریننگ کی گئی جبکہ تقریباً 18 لاکھ مریضوں کو مفت علاج فراہم کیا گیا۔ 2023 سے 2025 کے دوران تقریباً 1 کروڑ 20 لاکھ مچھر دانیاں بھی تقسیم کی گئیں تاکہ بیماری کی روک تھام ممکن بنائی جا سکے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ پاکستان میں ملیریا زیادہ تر بلوچستان، دیہی سندھ اور خیبر پختونخوا کے بعض اضلاع میں پایا جاتا ہے۔ جدید طبی تحقیق، نئی ویکسینز، علاج اور ٹیکنالوجی کی مدد سے اس بیماری کے خاتمے کے امکانات روشن ہو گئے ہیں۔ پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن نے بھی خبردار کیا ہے کہ ملیریا ایک جان لیوا بیماری ہے جو متاثرہ مادہ اینوفلیز مچھر کے ذریعے پھیلتی ہے۔ اس کی عام علامات میں بخار، سردی لگنا اور سر درد شامل ہیں، جبکہ بروقت علاج نہ ہونے کی صورت میں یہ سنگین پیچیدگیوں کا باعث بن سکتی ہے۔ پی ایم اے کے مطابق حکومت کو چاہیے کہ وہ بنیادی مراکز صحت اور دیہی صحت مراکز میں ڈبلیو ایچ او کی منظور شدہ ویکسین، ادویات اور تشخیصی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنائے تاکہ دور دراز علاقوں میں بھی مریضوں تک علاج پہنچ سکے۔

کے پی میں سرکاری اسپتالوں کے این جی اوز سے معاہدے نظرثانی کے مرحلے میں

پشاور

مانسہرہ: خیبر پختونخوا ہیلتھ فاؤنڈیشن کے مینجنگ ڈائریکٹر ڈاکٹر خضر حیات نے کہا ہے کہ کم کارکردگی والے سرکاری اسپتالوں کے انتظام کے لیے غیر سرکاری تنظیموں (این جی اوز) کے ساتھ کیے گئے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ معاہدوں کا از سر نو جائزہ لے کر انہیں اپ ڈیٹ کیا جا رہا ہے تاکہ عوام کو معیاری طبی سہولیات فراہم کی جا سکیں۔ انہوں نے یہ بات اپر کوہستان کے علاقے داسو میں ڈی ایچ کیو اسپتال میں جرگہ میں شرکت کے بعد صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہی۔ اس موقع پر مقامی افراد نے صحت سے متعلق متعدد مسائل سے آگاہ کیا۔ ڈاکٹر خضر حیات نے کہا کہ خیبر پختونخوا ہیلتھ فاؤنڈیشن این جی اوز اور دیگر اداروں کے ساتھ مل کر صحت کی بہتر سہولیات کی فراہمی کے لیے کام کر رہی ہے، تاہم جو ادارے معاہدوں کے مطابق کارکردگی دکھانے میں ناکام رہے ہیں ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

ڈیرہ اسماعیل خان

ریجنل پولیس آفیسر ڈیرہ اسماعیل خان غلام مبشر میکن کا درازندہ سب ڈویژن کا تفصیلی دورہ

ریجنل پولیس آفیسر ڈیرہ اسماعیل خان غلام مبشر میکن نے درازندہ سب ڈویژن کا تفصیلی دورہ کیا۔ اس موقع پر ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر ڈیرہ ضیاء الدین احمد، ایس پی سی ٹی ڈی اور ایس پی صدر بھی ان کے ہمراہ تھے۔ آر پی او نے ایف سی قلعہ درازندہ میں ایس ایس بی-21 بریگیڈ یونٹ کے بریگیڈیئر انوار سے ملاقات کی، جس میں علاقے کو درپیش سیکیورٹی چیلنجز، امن و امان کی صورتحال اور باہمی تعاون کو مزید مؤثر بنانے پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس موقع پر علاقائی مشران سے بھی ملاقات کی گئی، جن کے مسائل سنے گئے اور موقع پر ڈی پی او ڈیرہ کو ان کے حل کے لیے ضروری احکامات جاری کیے گئے۔ آر پی او غلام مبشر میکن نے اس موقع پر کہا کہ سماج دشمن عناصر عوام اور سیکیورٹی فورسز کے درمیان فاصلے پیدا کرنا چاہتے ہیں، تاہم پولیس، سیکیورٹی ادارے اور عوام باہمی اتحاد سے ان کے ناپاک عزائم کو ناکام بنائیں گے۔ انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ علاقے کے پائیدار امن کے لیے سیکیورٹی فورسز اور پولیس کی لازوال قربانیاں رائیگاں نہیں جانے دی جائیں گی، اور امن کے قیام میں عوامی تعاون کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ دورے کے دوران آر پی او نے تھانہ درازندہ کا معائنہ کیا، سیکیورٹی انتظامات کا جائزہ لیا اور پولیس جوانوں سے ملاقات کرتے ہوئے ان کے مسائل سنے اور موقع پر حل کیے۔

جوانوں سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے ہدایت کی کہ وہ اپنے فرائض دلیری، دیانتداری اور پیشہ وارانہ مہارت کے ساتھ سرانجام دیں اور محکمہ و ساتھیوں کے ساتھ وفاداری کو یقینی بنائیں۔ بعدازاں آر پی او نے درازندہ بازار کا دورہ کیا، جہاں عوام میں گھل مل کر ان کے مسائل دریافت کیے اور موقع پر ایس پی صدر کو فوری حل کے احکامات جاری کیے۔ اس موقع پر بچوں میں کھیلوں کا سامان اور کھلونے بھی تقسیم کیے گئے۔ آر پی او نے اپنے دورے کے دوران تھانہ درابن، امن میلہ، درابن اور کھتی چیک پوسٹس کا بھی معائنہ کیا، جہاں سیکیورٹی انتظامات، عمارتوں کی حالت، رہائش اور کھانے کے معیار کا جائزہ لیا گیا۔ کھتی چیک پوسٹ پر دہشتگردوں کے حملے کو بروقت ناکام بنانے پر تعینات پولیس جوانوں کو تعریفی اسناد اور نقد انعامات بھی دیے گئے۔ آخر میں آر پی او نے اس عزم کا اظہار کیا کہ ڈیرہ ریجن میں امن و امان کے قیام، عوامی تحفظ اور پولیسنگ کے معیار کو مزید بہتر بنانے کے لیے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائے جائیں گے۔

لاہور

پنجاب میں جرائم کی شرح میں اضافے کا رجحان شرمناک اور فکر انگیز ہے

قتل، ڈکیتی، اغوا اور گمشدگی جیسے واقعات کا تسلسل بڑھنا قطعاً برداشت نہیں: مریم نواز شریف

وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف نے پولیس و انتظامی افسران سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پنجاب میں جرائم کی شرح میں اچانک اضافے کا رجحان شرمناک اور فکر انگیز ہے۔ اتنی محنت کے بعد پنجاب کو سیف سٹی بنائے اور جرائم سے پاک کیا، اب پھر سستی کی گنجائش نہیں۔ قتل، ڈکیتی، اغوا اور گمشدگی جیسے واقعات کا تسلسل بڑھنا قطعاً برداشت نہیں۔ چھوٹے سے چھوٹا جرم بھی جرم ہے، اسے روکنا ہوگا۔ پولیس کو ہر قسم کی مداخلت سے پاک کر دیا، اب ڈیلیور کر کے دکھانا ہوگا۔ 100 فیصد میرٹ پولیسنگ کی وجہ سے اپنے پرائے سب کی ناراضگی مول لی۔ اب کسی پولیس افسر کو ایم پی اے یا ایم این اے کے بندہ آنے کا ڈر خوف نہیں۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے اجلاس میں آر پی اوز، سی پی اوز اور ڈی پی اوز سے ویڈیو لنک میں کہا کہ پچھلے دور میں سیاسی وابستگیوں سے تعیناتیاں ہوتی تھیں، اب سیاسی مداخلت بالکل صفر ہے۔ پولیس افسروں کا فائنل انٹرویو خود کرتی ہوں، من چاہا بجٹ دیا، اسلحہ، آلات اور گاڑیاں بھی دیں۔ سی سی ڈی کی آنرشپ لینے کی وجہ سے میرے اہل خانہ بھی فکر مند ہوئے لیکن عوام کو تحفظ اور سکون کا احساس دینا چاہتے ہیں۔ امن و امان میں بہتری کے لئے جو کرنا پڑا کروں گی، سختی برتنا پڑی تو سختی بھی برتیں گے۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے کہا کہ گلبرگ میں گاڑی کی بیٹری چوری ہونے کی ویڈیو شرمناک ہے۔ گجرات میں کرائم کا برا حال ہے، بس روک کر بیگ چھینے گئے، ایسے واقعات خوف و ہراس پید کرتے ہیں، ڈکیتی ہوسکتی ہے تو قتل بھی ہوسکتا ہے۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے کہا کہ منشیات کے واقعات کے اعداد و شمار دیکھ کر شرم آتی ہے۔ سپیڈو بس کے کنڈیکٹر نے بچی کو مارا، اگر قانون کا خوف ہوتو ایسے واقعات نہیں ہوسکتے۔ پولیس کو دو سال میں مجموعی طور پر 527 ارب روپے کا ریکارڈ بجٹ دیا جس کی ماضی میں مثال نہیں ملتی۔ صوبے میں جرائم کی شرح میں اضافے پر نوٹس لیتے ہوئے ہنگامی اجلاس طلب کیا۔ اجلاس میں وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے جرائم کے واقعات کی ویڈیوز خود شیئر کر کے شرکا کو دیکھا کر سخت برہمی کا اظہار کیا اور متعلقہ پولیس افسروں سے حالیہ واقعات پر باز پرس کی۔ اجلاس میں جرائم روکنے کے لئے پیشگی اقدامات پر کام کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے شیخوپورہ اور فیصل آباد میں جرائم کنٹرول نہ ہونے پر متعلقہ افسران کی بھی سرزنش کی اور آر پی اوز اور ڈی پی اوز کو سی ڈی سے بھرپور تعاون کی ہدایت کی۔۔ صوبہ بھر میں سیف سٹی قائم ہونے کے باوجود جرائم سرزد ہونا قابل فکر ہے

نارووال

پنجاب کے مختلف شہروں میں مبینہ پولیس مقابلوں کا سلسلہ جاری، مزید تین ملزمان ہلاک

صوبہ پنجاب کے مختلف اضلاع میں مبینہ پولیس مقابلوں کا سلسلہ جاری ہے، جہاں سیالکوٹ، ساہیوال اور ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مزید تین ملزمان ہلاک جبکہ تین کو زخمی حالت میں گرفتار کرلیا گیا۔ سیالکوٹ میں پولیس کے مطابق پنجاب پولیس کی ڈسکہ صدر تھانے کی ٹیم معمول کی گشت پر تھی کہ ڈھولیوالی کینال کے قریب پانچ موٹر سائیکل سوار ملزمان نے پولیس پر فائرنگ کر دی۔ پولیس نے جوابی کارروائی کی اور تقریباً 30 منٹ تک فائرنگ کا تبادلہ جاری رہا۔ فائرنگ رکنے پر دو نامعلوم ملزمان کی لاشیں موقع سے برآمد ہوئیں جبکہ تین فرار ہوگئے۔ ساہیوال میں مختلف علاقوں نور شاہ، فرید ٹاؤن اور شاہ کوٹ میں ہونے والے تین علیحدہ مبینہ مقابلوں میں تین ملزمان کو زخمی حالت میں گرفتار کیا گیا۔ پولیس کے مطابق نور شاہ کے قریب شہریوں سے ڈکیتی کی اطلاع پر کارروائی کے دوران ملزمان نے فائرنگ کی، جس کے نتیجے میں بشیر نامی ملزم زخمی حالت میں گرفتار ہوا جبکہ اس کے ساتھی فرار ہوگئے۔ اسی طرح فرید ٹاؤن میں ایک اور مقابلے کے بعد اعجاز نامی ملزم کو زخمی حالت میں گرفتار کیا گیا جبکہ اس کا ساتھی فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا۔ شاہ کوٹ کے علاقے میں بھی پولیس اور ملزمان کے درمیان فائرنگ کے تبادلے کے بعد محمد ارشاد زخمی حالت میں گرفتار ہوا جبکہ اس کے دو ساتھی فرار ہوگئے۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سی سی ڈی نے چک 99 گوجرہ کے قریب موٹر سائیکل سوار تین مشتبہ افراد کو روکنے کی کوشش کی تو انہوں نے فائرنگ شروع کر دی۔ جوابی فائرنگ کے نتیجے میں ایک ملزم زخمی ہوا جو بعد میں دم توڑ گیا۔ ہلاک ہونے والے ملزم کی شناخت زوہیب کے نام سے ہوئی ہے جو کمالیہ کا رہائشی تھا۔ پولیس کے مطابق تمام واقعات کی مزید تفتیش جاری ہے جبکہ فرار ہونے والے ملزمان کی تلاش کے لیے کارروائیاں تیز کر دی گئی ہیں۔

ڈی پی او بنوں کا پولیس سہولت مرکز کا دورہ، خدمات کا جائزہ

بنوں

ڈی پی او بنوں یاسر آفریدی نے پولیس سہولت مرکز کا اچانک دورہ کیا، جہاں انتظامات اور شہریوں کو فراہم کی جانے والی سہولیات کا تفصیلی جائزہ لیا۔ دورے کے دوران انہوں نے افسران و اہلکاروں سے بریفنگ لی اور عوام کو فراہم کی جانے والی خدمات کا معائنہ کیا، جبکہ شہریوں کے مسائل کے فوری اور مؤثر حل پر زور دیا۔ ڈی پی او نے ہدایت کی کہ شہریوں کو بروقت، شفاف اور باعزت طریقے سے سہولیات کی فراہمی ہر صورت یقینی بنائی جائے تاکہ پولیس پر عوام کا اعتماد مزید مضبوط ہو۔ انہوں نے سہولت مرکز میں موجود شہریوں سے ملاقات بھی کی اور فراہم کی جانے والی سہولیات سے متعلق ان کی رائے لی۔ شہریوں نے پولیس سہولت مرکز کے نظام، عملے کے رویے اور خدمات پر اطمینان کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ پولیس سہولت مراکز کا مقصد عوام کو تھانوں کے غیر ضروری چکروں سے بچاتے ہوئے ایک ہی چھت تلے آسان اور فوری خدمات فراہم کرنا ہے، جبکہ بنوں پولیس عوامی خدمت، شفافیت اور اعتماد کے فروغ کے لیے پُرعزم ہے۔

وفاقی آئینی عدالت نے قبل از وفات بیٹی کے ورثا کے حقوق بحال کر دیئے

اسلام آباد

وفاقی آئینی عدالت نے قبل از وفات بیٹی کے ورثا کے حقوق بحال کر دیئے، جنہیں 68 برس تک ریونیو ریکارڈ میں سنگین کوتاہی کے باعث ان کے حق سے محروم رکھا گیا تھا، عدالت نے قرار دیا کہ محض تکنیکی بنیادوں پر بنیادی حقوق کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا، چیف جسٹس امین الدین خان کی سربراہی میں جسٹس علی باقر نجفی پر مشتمل دو رکنی بنچ نے منگل کے روز زمینوں کی تقسیم کے ایک مقدمہ میں دہائیوں پر محیط ناانصافی کا ازالہ کرتے ہوئے سردار بیگم مرحومہ کے قانونی ورثاء کے وراثتی حقوق بحال کر دیے، جنہیں تقریباً 68 برس تک ریونیو ریکارڈ میں ایک سنگین کوتاہی کے باعث ان کے حق سے محروم رکھا گیا تھا، عدالت نے قرار دیا ہے کہ محض تکنیکی بنیادوں پر کسی کے بنیادی حقوق کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا، یاد رہے کہ یہ کیس حسن نواز (مرحوم) کے ورثاء بنام صوبہ پنجاب (بورڈ آف ریونیو) کے عنوان سے زیر سماعت تھا، جس میں عدالت نے متفرق درخواست پر فیصلہ سناتے ہوئے سردار بیگم کے بیٹوں حق نواز، جاوید اقبال اور بیٹی شہناز ممتاز کو بھی مقدمہ میں فریق بننے کی اجازت دے دی۔

پشاور میں قائداعظم پولیس میڈل اور صدارتی پولیس میڈل کی اعزازی رقم کے چیکس کی تقسیم کی پُروقار تقریب

پشاور سینٹرل پولیس آفس پشاور کے آڈیٹوریم میں آج ایک پُروقار تقریب کا انعقاد کیا گیا، جس میں انسپکٹر جنرل آف پولیس خیبر پختونخوا ذوالفقار حمید نے قائداعظم پولیس میڈل (QPM) اور صدارتی پولیس میڈل (PPM) حاصل کرنے والے شہداء کے لواحقین اور غازی افسران و اہلکاروں میں اعزازی چیکس تقسیم کیے۔ تقریب میں ایڈیشنل آئی جی پیز، ڈی آئی جیز، میڈلز حاصل کرنے والے افسران و جوانان اور ان کے اہلخانہ نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے آئی جی پی ذوالفقار حمید نے کہا کہ خیبر پختونخوا پولیس کے شہداء اور غازی ہمارے اصل ہیرو ہیں، جنہوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر کے صوبے میں امن کے قیام کو یقینی بنایا۔ انہوں نے کہا کہ QPM اور PPM جیسے اعلیٰ اعزازات پولیس اہلکاروں کی بہادری، فرض شناسی اور پیشہ ورانہ خدمات کا اعتراف ہیں اور یہ پوری فورس کے لیے باعثِ فخر ہیں۔ آئی جی پی نے مزید کہا کہ فرائض کی ادائیگی کے دوران اپنی جانوں کو خطرے میں ڈالنے والے افسران و جوانان فورس کا قیمتی اثاثہ ہیں اور ان کی حوصلہ افزائی ہر سطح پر جاری رکھی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ پولیس کا پیشہ بلاشبہ مشکل اور خطرناک ہے مگر اس میں بہترین کارکردگی پر ملنے والا اجر بھی غیر معمولی ہوتا ہے۔ انہوں نے خیبر پختونخوا پولیس کی جرأت و بہادری کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس فورس نے ہر موقع پر اپنی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کا لوہا منوایا ہے اور عالمی سطح پر بھی اس کی کارکردگی کو سراہا جاتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ میڈلز اور اعزازات کسی خدمت کا معاوضہ نہیں بلکہ جرأت و قربانی کی ایک علامت ہیں، جو دیگر اہلکاروں کے لیے مشعلِ راہ بنتی ہیں۔ آئی جی پی نے کہا کہ قائداعظم پولیس میڈل اور صدارتی پولیس میڈل عظیم شہداء اور غازیوں کی لازوال قربانیوں اور قیادت کا مظہر ہیں، جنہوں نے عوام کے جان و مال کے تحفظ کے لیے اپنی جانیں قربان کر کے قوم کا سر فخر سے بلند کیا۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ صوبائی حکومت اور محکمہ پولیس اپنے شہداء اور غازیوں کی قربانیوں کو ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھتے رہیں گے۔ تقریب میں گزشتہ چند برسوں کے دوران غیر معمولی جرأت و بہادری کا مظاہرہ کرنے والے 52 پولیس افسران و اہلکاروں میں اعزازی چیکس تقسیم کیے گئے، جن میں 11 شہداء کے لواحقین بھی شامل تھے۔ آئی جی پی نے محکمہ خزانہ اور پولیس ویلفیئر یونٹ کی جانب سے اعزازی چیکس کے حصول کے لیے کی جانے والی کاوشوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ اعزازات کی بروقت فراہمی کے نظام کو مزید مؤثر اور تیز بنایا جا رہا ہے۔ تقریب کے اختتام پر شہداء کے درجات کی بلندی اور ملک و قوم کی سلامتی کے لیے خصوصی دعائیں بھی کی گئیں۔

پنجاب میں سرکاری سطح پر ہسپتال سے گھر "میت منتقلی سروس" کا آغاز

لاہور وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف نے پاکستان میں پہلی بار سرکاری سطح پر باقاعدہ "میت منتقلی سروس" کا آغاز کر دیا ہے۔ میت منتقلی سروس کی پہلے فیز میں لاہور، ملتان اور راولپنڈی کے سرکاری ہسپتالوں سے تکریم کے ساتھ میت بلامعاوضہ گھر منتقل کی جائیگی۔ جون تک میت منتقلی سروس کا دائرہ کار پنجاب کی ہر تحصیل میں بتدریج شروع کی جائے گی۔ ہر تحصیل میں ''Deceased Care Service'' میت منتقلی کیلئے مخصوص ایمبولینس مہیا کی جائیگی۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے لاہور، راولپنڈی اور ملتان کے لئے گاڑیوں کی چابیاں حکام کے حوالے کیں اور میت منتقلی سروس گاڑیوں کا معائنہ بھی کیا۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے میت منتقلی سروس کے ریسکیو اہلکاروں سے ملاقات کی، ریسکیو اہلکاروں سے بات چیت اور ان کے خدمات کو سراہا۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے میت منتقلی سروس کے ریسکیو اہلکاروں کو رضائے الٰہی اور عوامی خدمت کے جذبے سے کام کرنے کی ہدایت کی۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے مریض کی وفات کی صورت میں سوگوار خاندان کی کونسلنگ اور دلاسہ دینے کی بھی ہدایت کی۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ کسی بھی پیارے کے بچھڑنے کے دکھ کی گھڑی میں ہم ساتھ ہیں اور ساتھ رہیں گے۔ ہسپتالوں میں مریض کی وفات کی صورت میں پرائیویٹ ٹرانسپورٹر کا منہ مانگے کرایہ وصول کرنا افسوسناک ہے۔ وزیراعلیٰ مریم نواز شریف نے کہا کہ ریسکیو اہلکاروں سے اپیل کرتی ہوں اگر کوئی میت منتقلی پر خود بھی پیسہ دے تو ہرگز نہ لیں۔ میت منتقلی سروس اہلکاروں کو رضائے الٰہی کے لئے عوامی خدمت کے جذبے کے تحت کام کرنا چاہیے۔ صوبائی وزیر صحت خواجہ سلمان رفیق نے کہا کہ میت منتقلی سروس کا آغاز وزیراعلیٰ مریم نواز شریف کا قابل تحسین اقدام ہے۔ میت منتقلی سروس کے ذریعے عوام کو دکھ کی گھڑی میں شریک ہونا کا احساس دلانا چاہتے ہیں۔ لاہور، راولپنڈی اور ملتان میں فی الحال شہر کی حد تک میت منتقلی سروس شروع کی جا رہی ہے۔ دوسرے شہروں میں میت منتقلی سروس کے لئے دوسرے فیز میں پرائیویٹ ایمبولینسز مہیا کریں گے۔ ڈی جی ریسکیو سروسز ڈاکٹر رضوان نصیر نے میت منتقلی سروس کے بارے میں تفصیلی بریفنگ دی اور بتایا کہ سرکاری ہسپتال سے گھر تک میت منتقلی سروس کے حصول کیلئے 1122 پر کال کی جائے۔ سرکاری ہسپتال میں 24/7 تربیت یافتہ یونیفارم میں ملبوس ڈرائیور، میت منتقلی سروس کے لئے موجود ہوں گے۔ بریفنگ میں بتایا گیا کہ ہر سرکاری ہسپتال میں میت منتقلی سروس کے لئے خصوصی ڈیسک بنایا جائیگا۔ میت کو ہسپتال کے سرد خانے میں بھی میت منتقلی سروس کے ذریعے منتقل کیا جائے سکے گا۔ میت منتقلی سروس کی سمارٹ ریسکیو مینجمنٹ سروس اور ڈسپیچ سسٹم کے ذریعے نگرانی کی جائیگی۔